ماہنامہ
لاہور
نعت
قندیلِ نعت
مئی 2008
لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 21 واں سال

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 21 — مئی 2008 — شمارہ 5

قندیلِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر ۔ اظہر محمود (0321-9409900)

منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ اور ڈیزائننگ: مدثر گرافکس، فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

دفتر: 5/10 گلی نمبر ... شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ 54500

مواجہہ میں دست بستہ کھڑے مداحانِ مصطفیٰ ﷺ کے نام

دو شعر

آماج گاہِ ربِّ جہاں ہو گا دِل ترا
مدحِ حبیبِ ربّ ﷺ تو ادا تیرے لب سے ہو
قبلہ کرے گا پُشت پناہی کا حق ادا
پیشِ مُواجہہ تو کھڑا تو ادب سے ہو

راجا رشید محمود

شاعرِ نعت کا ۴۴ واں اُردو مجموعۂ نعت

قندیلِ نعت

راجا رشید محمود

شمعیں

کہ برائے قربِ خدا نبی ﷺ ہر اک آسماں سے گزر گئے ۷۰

۴۶ اور معلوم ہوں کیا راز و نیازِ معراج
نازِ معراج تھا ہم دستِ نیازِ معراج ۷۱

۴۷ رحمتِ سرورِ کونین ﷺ کے مظہر دریا
تشنہ فصلوں کے جو ہوا کرتے ہیں یاور دریا ۷۲

۴۸ عظیم اخلاق رکھتا رب نے محبوب مکرم کا
تھا منظور خدا رکھنا بلند آقا ﷺ کے پرچم کا ۷۳، ۷۴

۴۹ جو چمکا تو فقط نعت پیمبر ﷺ کا ہنر چمکا
مقدر نعت گو کا جس کے باعث سر بہ سر چمکا ۷۵، ۷۶

۵۰ آقا ﷺ کے ہے جو زیرِ عنایات انجمن
خوش دل ہے، خوش نظر ہے، خوش اوقات انجمن ۷۷

۵۱ مصطفیٰ ﷺ کے احقر پر ہو گئے کرم جیسے
دور کر گئے مجھ سے سارے رنج و غم جیسے ۷۸

۵۲ دیتے ہیں جو نبی ﷺ سے عقیدت کے پھول اور
ہے اہتمام "فاعلن فعلن فعول" اور ۷۹، ۸۰

۵۳ صرف اک نعتِ نبی ﷺ کو ہم نے ہنر جانا ہے
ورنہ ہر شعر کو بے برگ و ثمر جانا ہے ۸۱

اخبارِ نعت صفحہ ۸۲ تا ۹۴

راجا رشید محمود کی ادبی خدمات: "قطعۂ تاریخ"

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری صفحہ ۹۵، ۹۶

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطائے سرورِ عالم (ﷺ) ہوائے تازۂ طیبہ
مٹائے آپ کا ہر غم ہوائے تازۂ طیبہ

خدا کے خوف کا پیغام ہے جو صرصرِ مکہ
نبی (ﷺ) کے لطف کی محرم ہوائے تازۂ طیبہ

دوائے آبِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) دنیا کو بتلائیں
بسا کر اپنے اندر ہم ہوائے تازۂ طیبہ

خیال و خواب میں بھی سرسراہٹ اس کی سنتا ہوں
مجھے رکھتی ہے تازہ دم ہوائے تازۂ طیبہ

درودِ سرورِ کونین (ﷺ) کا ہے لطف یہ ہم پر
کبھی آئی نہ گھر تک کم ہوائے تازۂ طیبہ

پیمبر (ﷺ) بار بار احقر کو اپنے پاس بلوائیں
کرم فرما رہے پیہم ہوائے تازۂ طیبہ

بلاوے کی خبر کی شکل میں محمودؔ تک پہنچے
برائے دیدۂ پرنم ہوائے تازۂ طیبہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزارش جا کے کرتا ہوں مدینے میں بیاں اپنی
تو سُن لیتا ہے فریاد و فغاں ربِّ جہاں اپنی

رسولِ پاک (ﷺ) تک پہنچا چکا جب میں فغاں اپنی
تو بدلیں قربتوں کی کیفیت میں دُوریاں اپنی

مرے سینے پہ رکھیں مصطفیٰ (ﷺ) اک دن قدم اپنے
کیا کرتی تھی رب سے یہ گزارش کہکشاں اپنی

مجھے ہوتی نہیں شہرِ نبی (ﷺ) میں تابِ گویائی
وہاں تو صرف ہوتی ہیں نگاہیں ترجماں اپنی

مجھے لاھور میں اُس کا تعطّر شاد رکھتا ہے
ہوائے شہرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) ہے مہرباں اپنی

بقا کی منزلوں نے غازی عامرؒ کی طرف دیکھا
تو حفظِ حرمتِ سرکار (ﷺ) میں دی اس نے جاں اپنی

حبیبِ کبریا صلِ علیٰ کے ذکرِ دلکش سے
قبولِ رب نہ کیوں ہو گی نماز اپنی، اذاں اپنی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھیں حبیبِ پاک (ﷺ) کی رب نے ادائیں خوب
اچھی لگی ہیں اس کو نبی (ﷺ) کی رضائیں خوب

اکرام و التفاتِ خدا چاہیے اگر
درکار ہیں رسولِ خدا (ﷺ) سے وفائیں خوب

رب نے یہ استجاب کا رستہ دکھا دیا
طیبہ سے ہو کے عرش تک پہنچیں دُعائیں خوب

پہنچے قریبِ عرشِ خدا جب حبیبِ پاک (ﷺ)
آئیں ''خُوش آمدید'' کی رب سے صدائیں خوب

شاداب روح، قلب و نظر صاف، جاں ہے خوش
آئی ہیں آج شہرِ نبی (ﷺ) سے ہوائیں خوب

وہ تو رسولِ ہر دو جہاں (ﷺ) کی نظر ہوئی
ورنہ سنائی جانے لگی تھیں سزائیں خوب

طیبہ پہنچنے پر ہُوا محسوس یہ کہ ہیں
شہرِ حبیبِ خالقِ کُل (ﷺ) کی فضائیں خوب

بندہ نواز (ﷺ) بندے پہ اُلطاف زا ہوئے
میری خطاؤں پر ہوئیں ان کی عطائیں خوب

زمزم بھی کم نہیں ہے وہاں پر عزیز من!
شہرِ نبی (ﷺ) میں جا کے کھجوریں بھی کھائیں خوب

محمودؔ وقتِ صبح تو اچھی ہو ابتدا
نغمے نعوتِ سرورِ دیں (ﷺ) کے سنائیں خوب

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ نظر جو رکھتا ہوں اپنا مفاد خوب
پڑھ کر درود کرتا ہوں آقا (ﷺ) کو یاد خوب

جن و فرشتہ طائر و انسان و جانور
مولودِ مصطفیٰ (ﷺ) کی خبر سے تھے شاد خوب

ہر کام میں سمجھتا ہوں ناصر حضور (ﷺ) کو
ایمان ہے میرا خوب مرا اعتقاد خوب

اِسرا کی رات مرکبِ سرکار (ﷺ) حبّذا
رفرف بھی اور براق بھی تھا برق زاد خوب

ہو جاؤ وردِ اسمِ پیمبر (ﷺ) میں منہمک
رب سے ملے گا تمغے کی صورت میں صاد خوب

نیت تو اتباعِ رسولِ خدا (ﷺ) کی ہو
پروانہ ہائے مغفرت پائیں عباد خوب

فرقوں میں کیوں بٹے ہیں پیمبر (ﷺ) کے اُمتی
ہونا تو اِن میں چاہیے تھا اتحاد خوب

خوشنودیٔ نبی (ﷺ) کے لیے تم کہو جو نعت
محمودؔ پاؤ قدسیوں تک سے بھی داد خوب

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب تیرے رہیں نعت سے ممتاز مسلسل
چہرہ بھی رہے پیار کا غمّاز مسلسل

تخییل کا رُخ شہرِ پیمبر (ﷺ) کی طرف ہے
یہ طیر رہا مائلِ پرواز مسلسل

محدود ملن رات تلک کب ہیں یہ باتیں
سرور (ﷺ) رہے اللہ کے ہمراز مسلسل

اصحابؓ پیمبر (ﷺ) کی نگاہوں میں رہے ہیں
سرکارِ بہیں جاہ (ﷺ) کے اعجاز مسلسل

مائل نہیں کیوں طاعتِ سرکار (ﷺ) پہ ہم لوگ
کیوں سیرتِ سرور (ﷺ) سے ہے اغماض مسلسل

در آئے محب سرورِ کونین (ﷺ) کا اِس میں
دروازہ رکھا قلب کا یوں باز مسلسل

جو چوبیسویں بار اب کے مدینے کو چلا ہوں
آقا (ﷺ) نے دیا مجھ کو یہ اعزاز مسلسل

محمودؔ ہو تعمیل ہر اک حکمِ نبی (ﷺ) کی
کانوں میں تو آتی ہے یہ آواز مسلسل

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہوں لب پہ نعتیں برابر، مسلسل
کرے کیوں نہ اکرام داور مسلسل

تسلسل رہے طوفِ روضہ کا قائم
ہیں چکّر میں یوں ماہ و اختر مسلسل

جنھیں دولتِ اُنسِ آقا (ﷺ) ملی ہے
لگاتے ہیں وہ زر کو ٹھوکر مسلسل

وہی رب سے راضی ہیں، رب ان سے راضی
جو دیکھا کیے رُوئے سرور (ﷺ) مسلسل

بسا لایا نظروں میں قبّہ نبی (ﷺ) کا
میں یوں دیکھتا ہوں یہ منظر مسلسل

لبوں پر بھی، دل میں بھی، "صلِ علیٰ" ہے
سبق کر رہا ہوں میں ازبر مسلسل

حضور (ﷺ)! آپ پر تو ہے آئینہ سب کچھ۔
یہ دُنیا بھی ہے ایک محشر مسلسل

رہا تُو جو طاعت گزارِ پیمبر (ﷺ)
ترا ساتھ دے گا مقدّر مسلسل

کبھی لب نہ خالی ہوں اسمِ نبی (ﷺ) سے
رہو اس وظیفے کے خُوگر مسلسل

رہیں شاغلِ حمد و نعتِ پیمبر (ﷺ)
وتیرہ رکھیں یہ سخنور مسلسل

وہ جس شخص کے دل میں خوفِ خدا ہے
پیمبر (ﷺ) رہے اس کے یاور مسلسل

کئی ماہ تک جا نہ پایا مدینے
تو چلتے رہے دل پہ نشتر مسلسل

سوالی ہوں محمودؔ اپنے نبی (ﷺ) کا
ہے دل میں تمنائے چادر مسلسل

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہر سُو ابتری پھیلی ہے، پچھ ہے بہتری لیکن
جہاں تاریک تو ہے، نعت کی ہے روشنی لیکن

بہت دُنیا میں یوں تو انبیاءؑ و مُصلحیں آئے
انوکھی سب سے سیرت ہے مرے سرکار (ﷺ) کی لیکن

ہو کیسی بھی شراب، اس کے کبھی نزدیک مت جانا
مئے حُبِّ حبیبِ خالقِ کونین (ﷺ) پی لیکن

مرا لاھور سے باہر کہیں پہ دل نہیں لگتا
مدینے کی طرف چلنے کو ہے تیّار جی لیکن

نہیں ہے گلشنِ فردوس تک میں دل کشی کوئی
پسندیدہ ہے شہرِ سرورِ دیں (ﷺ) کی گلی لیکن

جو تھی مہجوریٔ طیبہ تو ظلمت آشنائی تھی
نبی (ﷺ) کے شہر کے ذرّوں سے پھوٹی روشنی لیکن

رسائی یوں تو ممکن ہی نہیں خلّاقِ عالم تک
پیمبر (ﷺ) تک پہنچنے سے ہے ممکن حق رسی لیکن

دو عالم کے خزائن مِلکِ سرور (ﷺ) کر دیے حق نے
پسندِ خاطرِ آقا (ﷺ) رہی ہے عاجزی لیکن

مُعانِد جو رسولِ حق (ﷺ) کے ہیں ہم ان کے دشمن ہیں
نبی (ﷺ) کے نام لیوا سے ہے اپنی دوستی لیکن

زمانہ شاعری کہتا رہے، جس کو بھی کہتا ہے
سمجھتے ہیں نبی (ﷺ) کی نعت کو ہم شاعری لیکن

جہاں کی ساری باتیں دل جلانے ہی کی باتیں ہیں
ہے ذکرِ سرورِ عالم (ﷺ) میں تسکینِ دلی لیکن

میں ہوں ویسے تو قائل بوحنیفہؒ کے تفقُّہ کا
اہمیّت درودِ پاک کو دیں شافعیؒ لیکن

عموماً تو نگاہیں خشک ہی رہتی تھیں پہلے تو
ہوئی ذکرِ نبی (ﷺ) سے آنکھ اپنی شبنمی لیکن

وہاں پر حالِ دل کہنا بھی لاتا ہے کرم بے شک
ہے بہتر بارگاہِ مصطفیٰ (ﷺ) میں خامشی لیکن

مرے دل میں نہیں خواہش کہیں پر اور جانے کی
نبی (ﷺ) کے شہر کی محمودؔ میں نے راہ لی لیکن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے جانا ہے جو کوس ہیں کڑے بھی تو کیا
تُنک قدم ہے جو اس راہ پر چلے بھی تو کیا

بچائے گا تجھے آقا (ﷺ) کا آسرا ہی فقط
زمانے بھر کے ملے تجھ کو آسرے بھی تو کیا

نبی (ﷺ) کے در پہ نہ پایا جو حاضری کا شرف
خدا کے شہرِ حسیں کی طرف گئے بھی تو کیا

مزا تو جب ہے کہ مضمون نعت کے باندھو
ردیف آئی تو 'کیا' آئے قافیے بھی تو کیا

یہ جینا تم کو بھی کیا موت سا نہیں لگتا
بغیرِ مدحِ رسولِ خدا (ﷺ) جیے بھی تو کیا

اگر نہ ذکرِ حبیبِ خدا (ﷺ) کو عام کیا
بقیدِ زندگی ہم لوگ جو رہے بھی تو کیا

وسیلہ اس کے حبیبِ کریم (ﷺ) کا نہ لیا
جو بارگاہِ خداوند میں جھکے بھی تو کیا

نہیں ہیں نغمے جو محمودؔ میرے آقا (ﷺ) کے
کوئی کہے بھی تو 'کیا' اور کوئی سنے بھی تو کیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتوں کے ہے ذخیرۂ وافر کا ارتقا
حسنات کے عجیب مصادر کا ارتقا

دراصل صرف حرفِ خُدائے قدیر ہے
مدح و ثنائے مُرسلِ آخر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ارتقا

حرفِ ''دنا'' سے ربّ و رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
ظاہر ہُوا تعلقِ خاطر کا ارتقا

''بشِّرُوا'' کے حکم پہ چلو شہرِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
بس اک یہی سفر ہے مسافر کا ارتقا

خوشنودیٔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اشارہ اگر ہُوا
سو ہے وہ خوش نصیبی زائر کا ارتقا

دفنِ مدینہ کا ہُوا جس روز سے یقیں
بے اصل ہو گیا ہے عناصر کا ارتقا

دل میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پیار ہو، چہرہ وجیہ ہو
باطن کے ارتقا سے ہے ظاہر کا ارتقا

محمودؔ نعتِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، حبذا!
یہ شاعری کا اوج ہے، شاعر کا ارتقا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کثرت درود کی ہے عبادت کا ارتقا
اور ہے خلوص و اُنس و عقیدت کا ارتقا

سرکارِ کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بعثت جونہی ہوئی
ظاہر ہُوا ہے شانِ نبُوّت کا ارتقا

اس کا علاقہ سرورِ ہر دو جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے
''تِلْکَ الرُّسُل'' میں ہے جو فضیلت کا ارتقا

صد مرحبا، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدحت سرائیاں
پایا گیا ہے جن میں ریاضت کا ارتقا

کرتا ہوں دل ہی دل میں میں ''صلِ علیٰ'' کا ورد
خاموشیوں میں ہے جو سعادت کا ارتقا

محسوس تم نے کیا نہیں ہر گام پر کیا
شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کیف لطافت کا ارتقا

طیبہ سے پا رہا ہے زمانہ ہر ایک شے
کیونکر کہیں نہ اس کو سخاوت کا ارتقا

خود اختیاری فقر کی صورت عجیب تھی
آقا (ﷺ) کا بوریا تھا قناعت کا ارتقا

ہر اک گدائے کوچۂ سرور (ﷺ) نے پا لیا
شان و شکوہ و شوکت و حشمت کا ارتقا

میری نظر مواجہ پر جس گھڑی پڑی
ظاہر تھا چشمِ تر سے ندامت کا ارتقا

ہوتا ہے ذکرِ طیبۂ محبوبِ رب (ﷺ) کے ساتھ
جذباتِ اُنس و عشق و محبت کا ارتقا

آنکھوں سے طیبہ دل کی نظر میں جو آ گیا
اس کو کہیں گے چشمِ بصیرت کا ارتقا

محمودؔ مصطفیٰ (ﷺ) ہوئے ہمرازِ کبریا
یہ جاننا ہے فہم و فراست کا ارتقا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا جانے حبیبِ کبریا (ﷺ) کا مرتبہ کیا ہے
اور اس رُتبے کی جانے ابتدا کیا انتہا کیا ہے

سوا آقا (ﷺ) کی الفت کے، بھرے دل میں رکھا کیا ہے
مدینے میں رسائی کے سوا میری دعا کیا ہے

اہمیت نبی (ﷺ) کی نعت کی خالق نے سمجھائی
بتایا مصطفیٰ (ﷺ) نے رب کی تحمید و ثنا کیا ہے

حقیقت یہ بتائے گا تمھیں طیبہ کا ہر زائر
مقابل آبِ طیبہ کے بھلا آبِ بقا کیا ہے

خدا نے بیشتر کاموں سے پہلے پوچھا سرور (ﷺ) سے
بتا محبوب تُو اس باب میں تیری رضا کیا ہے

اگر پوچھے کوئی الفاظ کی حرمت کے بارے میں
تو کہنا بے جھجک نعتِ پیمبر (ﷺ) کے سوا کیا ہے

بتائے گا یہ رضواں پیشوائی کے لیے آ کر
درودِ پاک سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا صلہ کیا ہے

حقیقت آپ زِشت و خوب کی کیا کوئی پا سکتا
بتایا ہم کو آقا (ﷺ) نے، بھلا کیا ہے، بُرا کیا ہے

ترے امداد گر ہیں جب ترے احوال سے واقف
تو پھر یہ گریہ و شیون ہے کیا، آہ و بکا کیا ہے

کوئی جو دوسرا اُس جا پہ ہوتا تو بتا سکتا
شبِ اسرا پیمبر (ﷺ) نے کیا کہا ہے، سنا کیا ہے

جوابِ "لَنْ تَرَانِی" پانے والے سوچتے ہوں گے
کہ معراجِ نبی (ﷺ) میں "اُدْنُ مِنِّی" کی صدا کیا ہے

اُلوہیت کی نورانیتیں گنبد پہ چھا چھا کر
بتاتی ہیں ہمیں، معبودِ برحق کا پتا کیا ہے

بوقتِ صبحِ صادق اُٹھ کے نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) کہہ لے
سمجھ پائے اگر کوئی کہ پیغامِ صبا کیا ہے

اسے تو حرفِ لَوْلَاکَ لَمَا کا چاہیے معنیٰ
"یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بُو موجِ صبا کیا ہے"

یہ واضح کر دیا ہے اب بہت سے نعت خوانوں نے
کہ جلبِ منفعت کی صورتیں کیا ہیں، ریا کیا ہے

نفی میں لے جواب آخرؔ کوئی محمود گر پوچھے
علاوہ الفتِ آقا (ﷺ) کے راہِ اتقا کیا ہے؟

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشا جو اُسوۂ سرکار (ﷺ) کو رہبر سمجھتا ہے
یہ جس کا حال ہے، روشن اُسی بندے کا فردا ہے

فقط قَوْسَین و اَوْ اَدْنٰی سے یہ معلوم ہوتا ہے
میانِ خالق و محبوبِ خالق (ﷺ) فاصلہ کیا ہے

عقیدت نے اگر بندے کی پلکوں کو بھگویا ہے
تو وہ خوش بخت ابرِ رحمتِ سرور (ﷺ) میں بھیگا ہے

کلامِ رب ہے حرفِ آخر آقا (ﷺ) کی محبت کا
سوا رب کے، نبی (ﷺ) کی نعت پر کس کا اجارہ ہے

حبیبِ پاک (ﷺ) پر رب نے نبوّت ختم فرما دی
نبوّت کا جو اب دعویٰ کرے، وہ شخص جھوٹا ہے

کسی کو شک و شبہہ ہو تو طیبہ دیکھ لے جا کر
مقابل گنبدِ خضرا کے، ہر اک رنگ پھیکا ہے

جو سمجھے اتباعِ سرورِ عالم (ﷺ) کی اہمیت
وہی خوش بخت ہے وہ فرد، جو دانا ہے، بینا ہے

برتنا تم نہ اِغماض ان کی تعلیماتِ احسن سے
کہ یوں تو بالیقیں دُنیا و عقبیٰ کا خسارہ ہے

جسے وارفتگی کے ساتھ ہے الفت پیمبر (ﷺ) سے
شدائد راہِ دیں میں جھیل کر بھی مسکراتا ہے

حیات و موت حفظِ حُرمتِ سرور (ﷺ) میں ہو جس کی
اسی کا جینا اچھا ہے اسی کا مرنا جینا ہے

نُعُوتِ پاک سے ہو گا نہ دایاں ہاتھ بھی خالی
مری فردِ عمل میں گو معاصی کا پلندا ہے

جہاں کے شپّرہ چشموں نے کب نورِ نبی (ﷺ) دیکھا
دبیز اک ظلمتوں کا ان کی نظروں پہ جو پردہ ہے

مری تیری محبت کی بھلا اوقات کیا ہو گی
حبیبِ پاک (ﷺ) کو خود خالقِ عالم نے چاہا ہے

منار و قبّۂ سرور (ﷺ) مجھے جب سے دکھائی دیکھ آیا ہوں
حسیں سے بھی حسیں منظر جو دُنیا کا ہے دھندلا ہے

اگر محمودؔ کے آقا (ﷺ) گنہگاروں کے شافع ہیں
تو یہ ہے معصیت پیشہ گنہگاری میں یکتا ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پایا ہے درِ خیرِ بشر (ﷺ) چشمۂ انوار
ضَو باریٔ ربّ کی ہے خبر چشمۂ انوار

سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا ہے جو اُسوۂ کامل
ہے دافعِ ہر ظلمت و شر چشمۂ انوار

طیبہ میں پہنچتے ہی جو ہو جاتا ہے ظاہر
بنتا ہے وہی دیدۂ تر چشمۂ انوار

جس سمت نظر آئی انھیں چشمِ پیمبر (ﷺ)
دیکھا ہے صحابہؓ نے اُدھر چشمۂ انوار

ہوتا تو ہے ہر حرفِ حکیمانہ منوّر
ہر قول ہے آقا (ﷺ) کا مگر چشمۂ انوار

جاری مرے اندر سے ہُوا شہرِ نبی (ﷺ) میں
دیتا ہُوا حُرمت کی خبر چشمۂ انوار

طیبہ کی طرف چشمِ عقیدت تو اُٹھاؤ
آئے گا نظر تم کو اِدھر چشمۂ انوار

انجم جو کیے آپ (ﷺ) نے روشن کفِ پا سے
انگلی سے بنایا ہے قمر چشمۂ انوار

راتیں بھی اسی طرح ہیں طیبہ کی منور
کب صرف وہاں کی ہے سحر چشمۂ انوار

تنویرِ نبی (ﷺ) سے ہوئی ہر چیز کی تخلیق
"وہ باعثِ کُن" منبع و سرچشمۂ انوار"

سیراب ہیں دل روشنی "وصلِ علیٰ" سے
بن جائے گا محمودؔ کا گھر چشمۂ انوار

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حائل نہ تھا اسرا میں کوئی پردۂ انوار
آئینے کے آگے جو تھا آئینۂ انوار

طیبہ سے ہرا قلب ہے ہم رشتۂ انوار
سینہ بنا اس طرح سے گنجینۂ انوار

ہر نعت کا دیوان ہے گلدستۂ انوار
ناعت ہے پیمبر (ﷺ) کا نمائندۂ انوار

ہوں گنبد و مینارِ مدینہ کا ثناگر
دستار کے ہمراہ جو ہے طُرّۂ انوار

اندھیاروں میں کر اسمِ پیمبر (ﷺ) کا وظیفہ
اللہ کا ہے تیرے لیے وعدۂ انوار

لب جس کے ہوئے سیرتِ سرور (ﷺ) سے منوّر
وہ خاکی خوش بخت ہے وابستۂ انوار

ظلماتِ معاصی نے مجھے گھیر لیا تھا
میں شہرِ نبی (ﷺ) پہنچا کہ لوں صدقۂ انوار

میں پڑھنے لگا "صلِّ علیٰ" دیکھ کے ان
اور قبر میں فی الفور کُھلا غُرفۂ انوا
یہ ہے تو اسی واسطے رُویت بھی ہوئی ہ
اللہ سے سرکار (ﷺ) کا ہے رشتۂ انوا
جو سرورِ عالم (ﷺ) کے طریقے پہ چلے گ
پائے گا ولایت کا وہی خرقۂ انوا
لب پر جو ترے نورِ مجسّم کی ثنا ہ
کیسے نہ بنے قلب ترا بُقعۂ انوا
اس کو جو ہوا شہرِ پیمبر (ﷺ) کی گلی ہ
یہ چُلّو میں زمزم ہے کہ ہے جُرعۂ انوا
ہیں روشنیاں سارے جہانوں میں نبی (ﷺ) س
"وہ باعثِ کُن، منبع و سرچشمۂ انوا
ہے نورِ پیمبر (ﷺ) کا ثنا گستر و واصف
محمودؔ ہے اِس واسطے گرویدۂ انوا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ یقیں ہے نعت ہمارے بیان کا
امکان ہی نہیں ہے یہاں پر گُمان کا
جب مہرِ حشر دھوپ بکھیرے گا چار سُو
دے گا درود کام وہاں سائبان کا
طے کرتا ہے مسافتِ طیبہ جو طیرِ فکر
ہوتا نہیں ہے اس کو اثر تک تکان کا
اِسرا کی رات کے نہیں اَسرار جانتے
ادراک تک نہیں ہے ہمیں لامکان کا
سب سے زیادہ نعت اسی میں کہی گئی
اعزاز ایک یہ بھی ہے اردو زبان کا
آقا (ﷺ)! نہیں ہے آپ سے کچھ بھی چھپا ہُوا
ابتر ہے حال ملک میں امن و امان کا
محمودؔ پورا کر دیا اِسرا میں شاہ (ﷺ) نے
ارماں جو پاؤں چھونے کا تھا کہکشان کا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زکوٰۃ و حج کا کسی کو ہے یا صلوٰۃ کا زعم
ہمیں ہے آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے التفات کا زعم

حیات پر کوئی غرّہ نہ ہے صفات کا زعم
ہمیں تو شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہے وفات کا زعم

ہمیں دیا ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نظام اُخوّت کا
کچھ اور قوموں میں دیکھا ہے ذات پات کا زعم

خدا کا شکر رہے ہیں درود میں مشغول
ہے ضمنِ مغفرت میں ہم کو اس صلوٰۃ کا زعم

ہمیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نگاہِ کرم سے ہے اُمّید
کسی کو ہے تو رہے زُہد پر نجات کا زعم

ہماری نعت فقط مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لطف سے ہے
نہیں بفضلہٖ اپنے قلم دوات کا زعم

لبِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شیرینیوں کا رشتہ ہے
نہیں مٹھاس پر کچھ قند کا' نبات کا زعم

رشیدؔ مزرعِ افکار کے لیے ہم کو
ہے لطفِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارشات کا زعم

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرتابیوں سے بندے کو ڈر جانا چاہیے
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہیں جدھر کو اُدھر جانا چاہیے

حمد اور نعتِ پاک کے اُسلوب میں ترا
ذوقِ ثنا و مدح نکھر جانا چاہیے

آقائے کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت کے ذکر سے
کردار کو بشر کے سُدھر جانا چاہیے

ہے حُرمتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تحفّظ رہِ بقا
اس راستے میں جاں سے گزر جانا چاہیے

طیبہ سے بعدِ موت بھی جانا نہیں مجھے
ساتھی تو کہہ رہے ہیں کہ گھر جانا چاہیے

گردن اُٹھا کے گنبدِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھ مت
دہلیز کی طرف کو یہ سر جانا چاہیے

جس جس مقام پر کبھی ٹھہرے تھے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اُس اُس جگہ برائے سفر جانا چاہیے

محمودؔ جس سے خوش ہوں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)' خوش ہو کبریا
کوئی تو ایسا کام بھی کر جانا چاہیے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگتا ہے کہ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہُوا لطف رسوا پھر
جاؤں گا مدینے کو یہ فرمانِ خدا پھر
جائے تو درِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ یقیں سے
دامن کو لیے خالی نہ لوٹے گا گدا پھر
جب دیکھو کہ توہینِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہے کسی نے
جاں حُرمتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ تم کرنا فدا پھر
پہنچو گے جو "جاءُوکَ" کے ارشاد پہ طیبہ
در سے نہ اُٹھانا سرِ تسلیم و رضا پھر
اُس خاک نے چُومے ہیں قدم سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
ہوتا میں مدینے میں نہ کیوں ناصیہ سا پھر
عرضی مری ہر بار پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سُنی ہے
میں آیا مدینے سے تو ہر بار گیا پھر
جس دن سے یقیں ہے کہ ہے طیبہ میرا مدفن
کیوں لب پہ مرے آئے مقدرّ کا گلہ پھر
محمودؔ اگر اُن سے محبت کا ہے دعویٰ
کر ذکرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہلے تو کہہ "صَلِّ عَلیٰ" پھر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں اپنی قسمتِ فرخندہ فال کے صدقے
کہ وہ ہے میرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جمال کے صدقے
ہمارا دل ہو صحابہؓ کے وقر پہ قرباں
ہماری جان پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آلؓ کے صدقے
کسی کا شہرِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جو ہُوا
اُس ارتحال کے اس انتقال کے صدقے
درِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ جو شرمندگی سے اشک بہے
کمالِ زُہد بھی اُس انفعال کے صدقے
زباں ہو لال مدیحِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جس کی
میں ایسے شاعرِ شیریں مقال کے صدقے
مجھے ملے تو میں پاتے ہی جامِ جم کو کروں
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہر کے جامِ سفال کے صدقے
جو سوچا عظمتِ معراج کے حوالے سے
ہُوا خیال اُس اوج و کمال کے صدقے
بچھی تھیں قدموں میں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بھی حوریں
تو ہو رہے تھے فرشتے جمال کے صدقے

حبیب حق (ﷺ) تھے ''ٹائم اینڈ سپیس'' کے حاکم
نہ ہوتا عرش کیوں اسرا کے حال کے صدقے
خیال خواب میں بھی شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کا رہا
میں اپنے خواب کے، اپنے خیال کے صدقے
شمائل آقا و مولا (ﷺ) کے تھے مجسّم حُسن
تھے خوش خصال سب اُن کے خصال کے صدقے
شجر جو مزرعِ اُنسِ رسولِ رب (ﷺ) میں اُگا
زمانہ اس کے ثمر، پات، ڈال کے صدقے
جو ہو سکے تو میں اڑسٹھ برس کی عمر کروں
مدینے گزرے ہوئے ماہ و سال کے صدقے
زمانے بھر میں جو عزّت نہ پاؤ تو کہنا
کرو تو دل کو صہیبؓ و بلالؓ کے صدقے
جواب دستِ عطائے حضور (ﷺ) جس کا ہے
''ارے گدا! ترے حسنِ سوال کے صدقے''
حصولِ دُنیا بھی، جنت بھی، قُربِ آقا (ﷺ) بھی
''ارے گدا! ترے حُسنِ سوال کے صدقے''
مگن رشیدؔ جو یادِ رسولِ حقؐ میں رہا
میں اُس کے ماضی و فردا و حال کے صدقے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) کے نعت گو کی ہے شخصیت درخشاں
روشن ہے اس کی دُنیا، اور عاقبت درخشاں
نورانیت ہے اس کی دُنیا میں روز افزوں
ہے دینِ مصطفیٰ (ﷺ) کی آفاقیت درخشاں
ظلمت نصیبوں سے سرکار (ﷺ) نے بچایا
ہے محسنِ جہاں (ﷺ) سے انسانیت درخشاں
جو عظمتِ نبی (ﷺ) کے بارے میں سوچتا ہے
پاتا ہے وہ مُدبّر اک حیثیت درخشاں
عرفانِ مصطفیٰ (ﷺ) سے پُرنور دل ہُوا ہے
اتنی پہ فضلِ رب ہے یہ معرفت درخشاں
موضوع صرف یہ ہے جس سے ہیں شعر روشن
نعتِ حبیبِ حق (ﷺ) سے ہے شعریت درخشاں
جب اس میں قمقمے ہیں نعتِ نبی (ﷺ) کے روشن
طبعِ رشیدؔ کی ہے موزونیت درخشاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے ''قوسین'' میں اِفشا تو ''اَو اَدنیٰ'' میں اِخفا ہے
میانِ ربّ و پیغمبر (ﷺ) جو پردہ ہے تو اتنا ہے
ازل سے قبل بھی، بعدِ ابد بھی ہو گا رب ذاکر
جو ذکرِ سرورِ عالم (ﷺ) کا چرچا ہے تو اتنا ہے
عوض میں مدحتِ سرکار (ﷺ) کا محشر میں چاہوں گا
خلوص اِس باب میں جو کارفرما ہے تو اتنا ہے
فقط ہے نام لیوا ان کا اِس سایے میں آسودہ
حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) کا سایہ ہے تو اتنا ہے
وہ جنّتی چاہتا ہے، میں سُنا دوں گا اسے نعتیں
مِرا داروغۂ جنّت سے سودا ہے تو اتنا ہے
کہیں کم تو نہیں ہے اُنس اس کو سرورِ کُل (ﷺ) سے
کسی انسان سے میرا جو جھگڑا ہے تو اتنا ہے
صفائے قلب و روح و جاں کی ہے توجیہ بے شبہ
کہ پانی شہرِ آقا (ﷺ) کا مصفّا ہے تو اتنا ہے
نگاہیں آقا و مولا (ﷺ) کی چوکھٹ پر نچھاور ہیں
اگر محمودؔ کو ذوقِ تماشا ہے تو اتنا ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہُوا ہے اُسوۂ سرکار (ﷺ) سے ظاہر نظام
دین و دُنیا میں یہی انساں کا ہے ناصر نظام
لائے ہیں جتنے جہاں میں کافر و منکر نظام
وہ تو ہیں حلِّ مسائل سے سبھی قاصر نظام
رب کی نعمت کا ہے اِتمام، نام اسلام ہے
لائے جو اس سے رسولِ اعظم و آخر (ﷺ) نظام
رب، فرشتے اور مومن، سب ہوئے صلوات خواں
کیا مرتّب ہو گیا سرکار (ﷺ) کی خاطر نظام
دست بستہ، سر خمیدہ حاضرِ دربار ہوں
اک یہی ترتیب دے لیں دل میں سب زائر نظام
لائیں ایماں، کام ہوں اچھے، کریں ذکرِ خدا
شاعروں کے واسطے رب نے کیا صادر نظام
نعت کو میں ''قادرِ مطلق'' کا کہتا ہوں کرم
مانتا ہے ''فاعلن فعلن'' کا ہر شاعر نظام
پیار ہو آقا (ﷺ) سے، ان کی آل سے، اصحاب سے
دے رہا ہے اُنس و الفت کا ہمیں قادر نظام
خود پہ اور محمودؔ اپنے مُلک پہ نافذ تو ہو
ہے نظامِ مصطفیٰ صلِ علیٰ نادر نظام

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے اس طرح رحمت کے سانچے میں انھیں ڈھالا
کہ نقطہ لطفِ آقا (ﷺ) کا ابد کے روز تک پھیلا
کوئی جو نعت کہنے، پڑھنے، سننے کا ہو گرویدہ
اسے میزاں کا کیا خطرہ، اسے محشر کی کیا پروا
نہ دیکھا ہے کسی نے، اور نہ دیکھے گا پیمبر (ﷺ) کا
کوئی ہمسر، کوئی ہم پایہ، کوئی مثل یا سایہ
اُسے بخشش کا خِلعت خود خداوندِ جہاں دے گا
وہ جس نے پیرہن مدحِ رسول اللہ (ﷺ) کا پہنا
کوئی محمودؔ طیبہ تک پہنچنا دل سے چاہے گا
تو ''یابندہ'' نہ کیوں ہو جائے گا ہر ایک ''جُویندہ''
گناہوں کی جو کالک دل پہ تھی، وہ ہو گئی عنقا
''گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا''
حبیبِ رب (ﷺ) کی الفت کا وہاں اعلان کرنا ہے
اسی سے تو کھلے گا قبر میں فردوس کا غُرفہ

یہاں طیبہ کی باتیں کرنے والے خود وہاں پہنچیں
شنیدہ ہے شنیدہ صرف، اور دیدہ ہے پھر دیدہ
نظر آئے گی ماضی میں بھی مدّاحی پیمبر (ﷺ) کی
پلٹ دیکھو جو تم میری کتابِ زیست کا صفحہ
رضا اللہ کی چاہو تو سُنّت اس کی اپناؤ
درودِ پاک کا آقا (ﷺ) کو بھیجے جاؤ تم تحفہ
نظارہ شہرِ طیبہ کا یہاں بیٹھے بھی ممکن ہے
کبھی کر لو جو دل پر نقش ان کے شہر کا نقشہ
مجھے گو لکھنے پڑھنے سے ذرا فرصت نہیں ملتی
مگر پاؤ گے طیبہ کی طرف جانے کو آمادہ
اگر سُنّت پہ سرکارِ جہاں (ﷺ) کی کوئی عامل ہو
تو ہو جاتے ہیں سب دیروز و فردا اس پہ آئینہ
جو راہِ اتباعِ سرورِ عالم (ﷺ) پہ چل دیں گے
ہمیں مل جائے گی محمودؔ اپنی عظمتِ رفتہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبی (ﷺ) کا کوئی ہمسر، مثل کوئی، کوئی ہم پایہ
زمانے نے نہیں سوچا، نہیں دیکھا، نہیں پایا
جونہی کاسہ عقیدت کا درِ سرور (ﷺ) پہ پھیلایا
بھرا دریوزہ گر نے اپنا کشکولِ ثنا پایا
خدا نے ان کو فوراً جنتُ الفردوس پہنچایا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"
میں یوں کعبہ کو جھکتا ہوں کہ خلّاقِ دو عالم نے
مجھے مدّاحِ سرکار (ﷺ) کا احرام پہنایا
جو بندہ بے کس و بے بس ہے، آقا (ﷺ) اس کے یاور ہیں
اُسے اپنا لیا، دُنیا جہاں نے جس کو ٹھکرایا
مددگار و معاون پایا ہر پل اسمِ سرور (ﷺ) کو
اِسی اک ورد سے میں نے ہر اک الجھن کو سلجھایا
کوئی سُورہ، کوئی پارہ جونہی پڑھتا ہوں قرآں سے
تو میں کہتا ہوں، ان (ﷺ) کی شان میں آئی ہے ہر آیہ

وہاں جو نعت گوؤں کے لیے کھڑکی الگ دیکھی
سرِ میزاں پہنچ کر میں بھی بخشی پہ اترایا
یہ اک اک تھا کہ دو دو معجزے یکجا تھے آقا (ﷺ) کے
قمر کو توڑ کر جوڑا، شہِ خاور کو پلٹایا
نگاہوں کی بڑھائی روشنی آقا (ﷺ) کے گنبد نے
مشامِ جاں کو ذکرِ سرورِ عالم (ﷺ) نے مہکایا
مُداوا آ گیا سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کی رحمت سے
جونہی مہجوریٔ شہرِ نبی (ﷺ) نے مجھ کو تڑپایا
مدد کو اپنی آ پہنچے حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ)
زبانِ عجز پر جس دم "اَغِثْنَا رَبَّنَا" آیا
خدارا آپ آقا (ﷺ)! ان پہ رحمت کی نظر کیجے
مسلمانوں نے اہلِ کُفر سے دھوکا بہت کھایا
بحمداللہ! اقبالؒ و رضاؒ استاذِ احقر ہیں
سبق ہر روز مدحِ مصطفٰے (ﷺ) کا میں نے دُہرایا
مبارک ہو تجھے محمودؔ اپنی خوش نصیبی پر
ترا بھی نعت گویانِ حبیبِ رب (ﷺ) میں نام آیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

"گنہگاروں کے ہونٹوں پہ درودِ پاک جب آیا"
پیامِ مغفرت خلّاقِ ہر عالم سے تب آیا

مدینے سے بلاوے کا جو پیغامِ طرب آیا
قبالہ گویا فردوسِ بریں کا بے طلب آیا

نبی (ﷺ) کے در پہ دریوزہ گری کا نخل جب بویا
تو پھل خوش ذائقہ طُرفہ سرِ شاخِ طلب آیا

مری نظموں میں، میری نثر میں، میری خطابت میں
نبی (ﷺ) کے غیر کی مدحت میں کوئی جملہ کب آیا

اسے ڈگری "سُپر لیٹو" عطا کی ربِّ عالم نے
کلامِ پاک میں سرکار (ﷺ) کا جو بھی لقب آیا

وہ شاعر جس نے نعتِ سرورِ عالم (ﷺ) نہیں لکھی
سلیقہ شاعری کا اُس کو اب آیا نہ تب آیا

ہوئے مسرور جن کے ہونٹ تذکارِ پیمبر (ﷺ) سے
نہ ایسے خوش نصیبوں کی طرف رنج و تعب آیا

ادب کے ڈھنگ سیکھے جا کے شہرِ سرورِ کل (ﷺ) میں
وہاں بھی میں مؤدّب تھا، وہاں سے با ادب آیا

تعلق اُس کا کیا سرکارِ والا (ﷺ) کے اب و جد سے
بنی ہاشم میں یوں کہنے کو نامِ بُولہب آیا

ترے لب آشنا "فصلِ علیٰ" سے لازماً ہوں گے
کہیں تیری طرف رضواں لپکتا بے سبب آیا؟

اگرچہ کوششیں اس باب میں ہیں سیکڑوں اس کی
کہاں محمودؔ کو نعتِ نبی (ﷺ) کہنے کا ڈھب آیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ حکمِ محکمِ داور درودِ پاک جب آیا
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

مرا وجدان تب عرشِ الٰہی کی خبر لایا
مرے وجدان کا رہبر درودِ پاک جب آیا

سحابِ رحمتِ ربِّ جہاں کھُل کر وہیں برسا
کبھی لب پر بہ چشمِ تر درودِ پاک جب آیا

"جہنّم" لکھتے لکھتے قُدسیوں نے لکھ دیا "جنّت"
مرے لب پر سرِ محشر درودِ پاک جب آیا

سَنَد غفران و بخشش کی مرے ہاتھوں میں آ پہنچی
گیا دل سے مرے ہر ڈر درودِ پاک جب آیا

مسرّت دیکھنے والی زبان و لب کی تھی، ان پر
سبھی اوراد کا جوہر درودِ پاک جب آیا

مبارک باد کیوں دیتے نہ ان کو انبیاءؑ سارے
مرے مالک کا سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درودِ پاک جب آیا

دھڑکنے لگ گیا وہ ساتھ میرے دل کی دھڑکن کے
محبّت سے مرے اندر درودِ پاک جب آیا

لبوں سے حرفِ "صَلّی اللہ" پہنچا صبح کو دل تک
لیے بر میں شہِ خاور درودِ پاک جب آیا

سرِ میزاں کیا محمودؔ رقصِ سرخوشی میں نے
پیامِ مغفرت لے کر درودِ پاک جب آیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

............بقیدِ یک قافیہ............

مجھے یوں راس شہرِ مصطفیٰ صَلِّ علیٰ آیا
کہ ذکرِ طیبۂ پُرنور پہ دل اپنا بھر آیا

اشارہ نعت کی مقبولیت کا جب ملا مجھ کو
تو میں حمد و ثنائے ربُّ العزّت کی طرف آیا

مقامِ عظمتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا کیا کہنا
بہت سوچا ہے میں نے، پر سمجھ میں کچھ نہیں آیا

مجسّم نعت کی صورت میں وہ اک اسمِ اطہر تھا
سرِ حمدِ خداوندِ جہاں جب حرفِ میم آیا

غم و اندوہ و رنج و ابتلا نے جب مجھے گھیرا
تو میں چشمِ تصوّر میں نبی (ﷺ) کا شہر لے آیا

میں ہنستا مسکراتا چل پڑا شہرِ پیمبر (ﷺ) کو
مگر ہر بار جب لوٹا تو ہو کر اشک بار آیا

نظر جب گنبدِ سرکارِ والا (ﷺ) پر پڑی پہلی
نگاہوں سے وہی جلوہ مرے دل میں اُتر آیا

نوید رُستگاری لے کے محمودؔ آ گئے قدسی
"گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا"

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمِ حضور (ﷺ) کے طفیل ہو گئیں دور مشکلات
حرفِ غلط ہوئے الم، ختم ہوئے تفکّرات

گود میں آمنہؓ کی جب جلوہ نما نبی (ﷺ) ہوئے
کعبے میں سر کے بل گرے عُزّیٰ، ہُبل، منات، لات

فرشِ زمیں ہو یا فلک، سدرہ سے لے کے عرش تک
رحمتِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ہیں ہر اک جگہ مظاہرات

ذاتِ رسول (ﷺ) بالیقیں، ہو گئی لامکاں نشیں
جس کے طفیل رب نے کیں مومنوں پہ نوازشات

تم نہ خطاؤں سے ڈرو، رُستگاری کو اُٹھو
شہرِ حضور (ﷺ) میں کرو جا کے سبھی گزارشات

دیکھو کہ جب قدم اُٹھیں، حکمِ حضور (ﷺ) پہ چلیں
جیت نصیب ہو تمھیں، کھائیں جُنُودِ کفر مات

رب کو جو ہے بہت پسند، یوں ہے بفضلہٖ بلند
"میرے نبی (ﷺ) کا تذکرہ، میرے حضور ہی کی بات"

اس کو نصیب ہو گیا کارِ عظیم نعت کا
پُشتِ رشید پر جو تھا دستِ نگاہِ التفات

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری زباں ہے اور ہے نعتیہ شاعری کی بات
میرے لیے یہی تو ہے سب سے بڑی خوشی کی بات
میرا یہ ذوقِ اندروں لائے نہ گفتگو میں کیوں
سب سے بڑے نبی کی بات، سب سے بڑے سخی کی بات
میرا شعورِ بے خودی چھیڑے گا رقصِ سرخوشی
شہرِ رسولِ پاک (ﷺ) کی جب بھی چھڑی گلی کی بات
پڑھ لو حدیثِ مصطفیٰ (ﷺ) اور کرو اس پہ اکتفا
جو بھی نبی (ﷺ) کی بات ہے، ہے وہی بہتری کی بات
یہ ہیں جہاں کے تجزیے، اشجعِ اعظم آپ (ﷺ) تھے
جو ہے نبی (ﷺ) کا اُمتی، مت کرے بزدلی کی بات
شہرِ حضور (ﷺ) کو چلو تم تو زبان بند ہو
بابِ کرم پہ تم کرو آنکھ سے عاجزی کی بات
ہو گی مجھے بڑی خوشی، کر کے بروزِ حشر بھی
"اپنے نبی (ﷺ) کا تذکرہ، اپنے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
یہ جو زبان و خامہ پہ مدحِ نبی (ﷺ) ہے مختصر
یہ ہے رشید روح کی، جان کی اور جی کی بات

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"میرے نبی (ﷺ) کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) کی بات"
سوچو تو ہے حقیقتاً ربِّ غفور ہی کی بات
ہر اک جہاں کے نظم کا رحمتِ مصطفیٰ (ﷺ) سبب
مہر کی، ماہ کی روشنی، آقا (ﷺ) کے نور ہی کی بات
ہو جو سمجھ تو دوستو، بعدِ کلامِ کبریا
مدحِ حدیثِ پاک ہے عقل و شعور ہی کی بات
قسمت جو ساتھ دے تو ہو سائرِ لامکاں کا ذکر
کرتے رہو گے کب تلک سینا و طور ہی کی بات
جب تک نہ آئے تھے نبی (ﷺ)، چاروں طرف تھی ابتری
دُنیا کی بہتری تو ہے ان کے ظہور ہی کی بات
حرفِ ثنائے قریہ و مسکنِ سرورِ جہاں (ﷺ)
دارُ الشفا کی بات ہے، دار السرور ہی کی بات
نیند کی اور بات ہے، آنکھیں کھلی جو چاہییں
دیدِ حضورِ پاک (ﷺ) ہے روزِ نشور ہی کی بات
خدمتِ نعت کی لگن مجھ کو رشید یوں لگی
دل کے وَرَق پہ ہے رقم نعت سطور ہی کی بات

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش بیان و خوش نوا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
نطق و بیاں کا تقا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
مصدر و منبع صفا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
ہے تو ہے قولِ کبریا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
میں نے یہ کر لیا ہے طے، میرا وہی عزیز ہے
مجھ کو سنائے جو سدا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
ان کی سیَر کو دیکھ لو کرتے رہے ہیں دوستو!
سارے صحابہؓ، اولیاؒ میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کیف و کم، کرتا ہے یوں قلم رقم
میرا ہے اصل مدعا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
میں بھی سنوں بہ انہماک، مجھ کو سنا حدیثِ پاک
جب بھی بتا، مجھے بتا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
مدحِ رسولؐ ہم کریں، نعتِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پڑھیں
کرتے رہیں لبِ وفا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات

آج ہو یا ہو میرا کل، اک ہے وظیفہ اک عمل
ہے جو لبوں پہ مرحبا میرے، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
ان میں تفاوتوں سے بچ، دونوں ہی حق ہیں، دونوں سچ
کہ ہے غفور کا کہا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات
کرتے ہیں جانور، شجر، جن، ملک، شجر، حجر
"میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تذکرہ، میرے حضور ہی کی بات"
ٹھہری رشید جان میں، آئی جو میرے کان میں
ہاتفِ غیب کی صدا، میرے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی بات

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخری حج میں دیا آقا (ﷺ) نے منشورِ حیات
ظلم و ظلمت کو اسی خطبہ نے بے پردہ کیا
ڈھانپا ان کو "طٰہٰ لِتشقٰی" کی کلیمِ خاص نے
معصیت کاروں کو جب دُنیا نے بے پردہ کیا
رازِ محبوبیّتِ سرکارِ ہر دو کون (ﷺ) کو
خود "دَنا" کے قصر کے پردہ نے بے پردہ کیا
راہِ دیدارِ خدا میں جتنے پردے تھے، اُٹھے
"عرش پہ دیدارِ حق آقا (ﷺ) نے بے پردہ کیا"
تھی تجلی ذات کی مختص نبی (ﷺ) کے واسطے
عُذرِ جبرائیل کو سدرہ نے بے پردہ کیا
پردہ آنکھوں پر پڑا تھا، نیند میں سرور (ﷺ) ملے
میری آنکھوں کو اسی رُؤیا نے بے پردہ کیا
حال آقا (ﷺ) سے تری دوری کا محشر میں کھلا
یوں ترے امروز کو فردا نے بے پردہ کیا
اپنی خاطر اور دُنیا کو سنانے کے لیے
رُوئے خالق کو مرے آقا (ﷺ) نے بے پردہ کیا
رُؤیتِ باری میں کیا کردار تھا "مازاغ" کا
راز یہ وَالنَّجم کے سُورہ نے بے پردہ کیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی اک بات ہے جو مردِ کامل ہی سے ملتی ہے
کہ بزمِ مصطفیٰ (ﷺ) نعتوں کی محفل ہی سے ملتی ہے
میں کہتا ہوں نبی (ﷺ) مالک ہیں دُنیا کے خزانوں کے
خبر سرمایۂ وافر کی سائل ہی سے ملتی ہے
نبی (ﷺ) سے بے تعلق زشت رُوئی ہے زمانے کی
کہ صورت حُسن کی ان کے شمائل ہی سے ملتی ہے
تمھیں اس کے لیے کرنی ہے ثابت الفتِ سرور (ﷺ)
سَنَد جو مغفرت کی ہے، وہ مشکل ہی سے ملتی ہے
نبی (ﷺ) حق ہیں، ہر اچھائی کا مرکز اور محور ہیں
بُرائی کی خرابی ساری، باطل ہی سے ملتی ہے
بدی کا بحر ہے دُنیا تو ساحل ہے فقط طیبہ
بچاؤ کی جو صورت ہے وہ ساحل ہی سے ملتی ہے
کوئی کتنا درودِ پاک کا عامل ہے دنیا میں
کہ ہر بندے کی کم اس کے مشاغل ہی سے ملتی ہے
جو مؤمن ہو، دلِ محمودؔ میں تم جھانک کر دیکھو
کہ یادِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) دل ہی سے ملتی ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لاؤ گے جو بھی، جائے گی وہ رائیگاں مثال
رب کے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ممکن کہاں مثال

جس کا ریاضِ جنت سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نام ہے
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در پہ ایسی ہے جنت نشاں مثال

جس بوریے پہ میرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نشست تھی
اُس بوریے کی لائے گی کیا پرنیاں مثال

آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اک غلام بلالِ رباحؓ کی
دُنیا کا کوئی ایک نہیں حکمراں مثال

حرمین میں تھی یا رہِ اسرا میں آ گئی
خاکِ قدومِ شاہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنی کہکشاں مثال

خلاقِ ہر جہاں کے ہیں محبوب مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
تا لامکاں رسا ہوئے جو میہماں مثال

پڑھتے رہو درود حبیب غفور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ
محشر میں ہو گا "صلِّ علیٰ" سائباں مثال

حمدِ خدا کی کھا کے قسم کہہ رہا ہوں میں
محمودؔ اور نعت کی ہے جسم و جاں مثال

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حاصل ہوئی ہیں یوں ہمیں دُنیا کی نعمتیں
فرماتے ہیں عطا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منہ مانگی نعمتیں

کرنی ہیں کیا ادھوری سی اور وقتی نعمتیں
مانگو جو تم نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ملیں پوری نعمتیں

حاصل ہوئیں جو ذکرِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
ہیں اپنی مغفرت کے لیے کافی نعمتیں

شکرِ خدا کہ میرے سر و رُخ نے پائی ہیں
شہرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مٹی کی نعمتیں

آب و تمورِ شہرِ حبیب غفور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
سَستی دکھائی دیں مگر ہیں مہنگی نعمتیں

ہیں نعمتیں وہی جو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیں گے خُلد میں
دُنیا کی نعمتیں ہیں کہاں کوئی نعمتیں

محمودؔ لو اطاعتِ سرورِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا راستہ
فردوس کی ملیں گی تمھیں سچی نعمتیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حاصل زندگی ہے آقا و مولا (ﷺ) کے صدقے میں
ملی بینائی دیدِ روضۂ والا کے صدقے میں
مدیحِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کی عظمتیں پائیں
کبھی اِملا کے صدقے میں، کبھی اِنشا کے صدقے میں
تصدُّق میں نبی (ﷺ) کے، پائی ہے پہچان خالق کی
میں مکّہ کو گیا جب بھی، گیا طیبہ کے صدقے میں
شبِ معراج قربت کی منازل رنگ کیا لائیں
ہر اِفشائے حقیقت ہے اِسی اِخفا کے صدقے میں
قُدُومِ شاہ (ﷺ) کی برکت نے کی آسودگی پیدا
جہاں میں نور پھیلا ہے رُخِ آقا (ﷺ) کے صدقے میں
ہر اک خاطی پہ لطفِ سرورِ کونین (ﷺ) وافر ہے
کرم سرکار (ﷺ) کا ہے عہد کے ایفا کے صدقے میں
کرم محمودؔ پہ ہوتا رہا ہے سرورِ دیں (ﷺ) کا
کبھی خواجہؒ کے صدقے میں، کبھی داتاؒ کے صدقے میں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ صلواتِ پیمبر (ﷺ) میں ریاضت کرنا
یہ ہے ایمان کی بالفعل حفاظت کرنا
صرف کافی نہیں بچّوں کی کفالت کرنا
ان کو سکھلاؤ پیمبر (ﷺ) سے محبّت کرنا
نکتہ وحدت کا یہی میری سمجھ میں آیا
رب کی طاعت ہے پیمبر (ﷺ) کی اطاعت کرنا
لطفِ سرکار (ﷺ) کے بارے میں ہے شک کا ہونا
نورِ ایقان کو آلودۂ ظلمت کرنا
آپ مت ذکرِ پیمبر (ﷺ) میں کمی کا سوچیں
کام شیطانِ لعیں کا ہے شرارت کرنا
نعت خواں ایسے بھی ہیں چند جو بدبختی سے
نعت پڑھتے و سنتے ہیں تجارت کرنا
اس حوالے سے تو ہر کام عبادت سمجھو
ناروا مدحِ نبی (ﷺ) میں ہے سیاست کرنا
مرضیِ محبوب (ﷺ) کی بنتی ہے خود اس کی مرضی
اتنا اللہ کو آتا ہے محبت کرنا

یہ بتایا ہے پیمبر (ﷺ) نے بنی آدم کو
ان کا ہے مقصدِ تخلیق عبادت کرنا

اپنی اُمّت کے ہر اک فرد سے آقا (ﷺ) نے کہا
بیکس و مظلوم و تہی دست کی نصرت کرنا

ہم جو سرکار (ﷺ) کے کہنے پہ چلا کرتے تھے
اپنی قسمت میں تھا قوموں کی قیادت کرنا

ناظر و قاری صحابہؓ تھے کہ آتا تھا انھیں
مُصحفِ رُوئے پیمبر (ﷺ) کا تلاوت کرنا

میری تقدیر میں خالق نے لکھا ہے، ہر سال
قبّہ سرورِ عالم (ﷺ) کی زیارت کرنا

یوں، بظاہر ہے یہ اظہارِ عقیدت، ورنہ
نعت کہنا تو ہے اظہارِ حقیقت کرنا

میرے احباب کو، اولاد و اقارب، سب کو
یا خدا! پیار مدینے کا عنایت کرنا

ذکرِ سرکار (ﷺ) بھی کم کرتے ہو، مومن بھی ہو
تم ذرا اپنے رویّے کی وضاحت کرنا

حشر محمودؔ کا اچھا ہی نظر آتا ہے
کام آئے گا پیمبر (ﷺ) کا شفاعت کرنا

☆☆☆
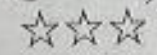
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہیں مدحتِ سرکار (ﷺ) کے شہکار شگفتہ
افکار ہیں شاداب تو اشعار شگفتہ

"وَالنَّجم" میں ملتی ہیں ملن رات کی باتیں
ہے بھید دلآویز تو اظہار شگفتہ

ہیں الفتِ سرکار (ﷺ) کے گلشن میں بہاریں
کلیاں جو شگفتہ ہیں تو مہکار شگفتہ

"مَا یَنطِقُ" خالق نے کہا ہے تو ہے گویا
گفتارِ لبِ سیّد و سردار (ﷺ) شگفتہ

پیراک جو ہے دجلۂ ایثار و وفا کا
وہ پیار کا پائے یمِ زخّار شگفتہ

پہنچے جو مدینے میں تو آقا (ﷺ) نے سُنے تھے
اشعارِ بناتِ بنو نجّار شگفتہ

تھی حرمتِ آقا (ﷺ) کے محافظ کی شہادت
ہونٹ اور نگاہیں تھیں سرِ دار شگفتہ

حسّانؓ کے دیوان میں محمودؔ نے پائے
مدّاحِ سرکار (ﷺ) کے اشعار شگفتہ

☆☆☆
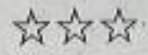
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے ہیں اقوال شگفتہ
افعال ہیں اَحسن تو ہیں اعمال شگفتہ

نعتوں کا کھِلا یوں ہے یہ تفصیل گلستاں
ہر گُل ہے عقیدت کا یہ اجمال شگفتہ

ہے اسمِ نبی (ﷺ)، نعتِ نبی (ﷺ) میرا وظیفہ
یوں میرا ہُوا ہے گُلِ اقبال شگفتہ

جھڑتے ہیں گُلِ "صلِ علیٰ" ان کے لبوں سے
خوش بختوں کے ہیں سارے مہ و سال شگفتہ

جب باغِ مدینہ میں اڑا پھرتا ہے ہر روز
ہیں طیرِ تخیّل کے خد و خال شگفتہ

احکامِ نبی (ﷺ) پہ جو عمل کرنے لگیں گے
ہو جائیں گے اُمّت کے سب احوال شگفتہ

ماضی میں کھِلاتا رہا نعتوں کے شگوفے
کیوں ہوتا نہ محمودؔ کا پھر حال شگفتہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) سے رب کی محبّت عیاں سرِ راہ ہے؟
حقیقتوں کی کھلے کیا زباں سرِ راہ ہے

چلے جو ملنے کو اک رات کبریا سے نبی (ﷺ)
تھی ان کے زیرِ قدم کہکشاں سرِ راہ ہے

سفر جو قصرِ دنا کی طرف ہُوا تھا شروع
ملیں نبی (ﷺ) کو کئی ہستیاں سرِ راہ ہے

مسافرت تھی جو آقا (ﷺ) کی لامکاں کی طرف
رہا مکاں سرِ راہ، زماں سرِ راہ ہے

ہُوئیں حضور (ﷺ) کی یُوں طے منازلِ قربت
تھی کہکشاں سرِ راہ، جناں سرِ راہ ہے

نبی (ﷺ) کا نور جو نورِ خدا کی سمت بڑھا
جہانِ دُنیا نہ تھا درمیاں سرِ راہ ہے

سرِ "دنا فتدلّٰی" جو کوئی اور نہ تھا
تو کیا بیاں ہو ملن کا سماں سرِ راہ ہے

رہِ مدینہ میں خُوشیوں نے جب قیام کیا
تو پایا اشکوں کا اک کارواں سرِ راہے
مرے حضور (ﷺ) نے منزل پہ اُس کو پہنچایا
جو بیٹھا دیکھا کوئی ناتواں سرِ راہے
رسائی میری مدینے میں کیسے ہوتی ہے
بیاں میں کیسے کروں داستاں سرِ راہے
پہنچ جو جاتا ہوں شہرِ حبیبِ خالق (ﷺ) تک
تو کیوں ہُوں نعت میں رطب اللساں سرِ راہے
نبی (ﷺ) سے اُنس کی قیمت بٹورتے دیکھو
دکان کھولے ہوئے نعت خواں سرِ راہے
جو میں نے پیار سے محمودؔ راہِ طیبہ لیا
تو خوشیاں پائیں سبھی گُل فشاں سرِ راہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کرنا چاہو جو معائب سبھی غائب ڈھب سے
سمجھو تم طاعتِ سرکار (ﷺ) کو واجب ڈھب سے
اپنے اعمال کو سیرت کے مطابق ڈھالے
اپنی خوش بختی کا ہو کوئی جو طالب ڈھب سے
خود اسے لینے کو سرکار (ﷺ) کی شفقت آئی
جب چلا کوئی درِ پاک کی جانب ڈھب سے
آج بھی ربّ و پیمبر (ﷺ) کی مدد ملتی ہے
ہو گناہوں سے کوئی آج جو تائب ڈھب سے
آپ پر لطفِ پیمبر (ﷺ) کی ہو پیہم بارش
ہوں مدینے کی طرف آپ جو راغب ڈھب سے
دیدہ زیبی کی علامت ہوں نبی (ﷺ) کی نعتیں
کوئی کمپوز کرے یا لکھے کاتب ڈھب سے
تفرقہ دینِ پیمبر (ﷺ) میں نہ ڈالیں، اللہ!
اپنے مسلک پہ چلیں سارے مکاتب ڈھب سے
پاؤ خوشنودیٔ سرکارِ دو عالم (ﷺ) محمودؔ
ان (ﷺ) کے اصحابؓ کے لکھ لکھ کے مناقب ڈھب سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں جونہی لیتا ہوں آقا (ﷺ) کے کرم کا جائزہ
لوگ لیتے ہیں مرے جاہ و حشم کا جائزہ

کس تعلق کے اثر سے کھائی ہے رحمان نے
لے تو لو سرکار (ﷺ) کی جاں کی قسم کا جائزہ

رافت و رحمت ہے ان کی مومنوں کے واسطے
لے تو کوئی شفقتِ شاہِ اُمم (ﷺ) کا جائزہ

روضۂ خُلدِ مدینہ جب مری نظروں میں ہے
کس لیے میں لوں گا بُستانِ ارم کا جائزہ

نعتِ سرکار (ﷺ) جنّت کا قبالہ پائے گا
لیں گے جب میزاں پہ تحریرِ قلم کا جائزہ

اس کا باعث پائے گا دوری رہِ سرکار (ﷺ) سے
لے جو کوئی شخص اپنے رنج و غم کا جائزہ

لینا چاہو ناقدو! تو لو نبی (ﷺ) کے شہر میں
خشک ہونٹوں کا، ہماری چشمِ نم کا جائزہ

لیتے ہیں محمودؔ قدسی روز میرے سامنے
مدحتِ سرکار (ﷺ) کے ہر کیف و کم کا جائزہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہے جو کوئی شخص، رہِ اصفیا چُنے
طیبہ کے ذرّے پلکوں سے اپنی سدا چُنے

حرمین جائے کوئی اور ہر دم ضیا چُنے
شادابیوں کے واسطے گنبد ہرا چُنے

آوازِ خیر مقدمِ بادِ صبا سُنے
باغِ ثنا سے پھول جو صبح و مسا چُنے

رہنے کو اور مرنے کو طیبہ ہے بے مثال
بندے کے بس میں ہو تو وہاں کی فضا چُنے

انسان وہ ہے، اچھا ہے وہ، کامیاب وہ
جاں دے نبی (ﷺ) کے نام پہ جو اور بقا چُنے

ہم نے مدیحِ سرورِ کُل (ﷺ) انتخاب کی
الفاظ بھی چُنے تو حیات آشنا چُنے

جانے جو اپنے آقا (ﷺ) کی سُنّت کی اہمیت
وہ صدق منتخب کرے بندۂ صفا چُنے

پیشِ نظر کسی کے جو ہو منزلِ بقا
کیوں کر نہ شہرِ پاکِ نبی (ﷺ) میں قضا چُنے

محبوب جن کو اپنا کہا ذُوالجلال نے
اقصیٰ میں انبیاءؑ نے وہی مقتدا چُنے
"اَلطّٰلِحُوْنَ لِیْ" اگر قولِ حضور (ﷺ) ہے
کب میرے مصطفیٰ (ﷺ) نے فقط پارسا چُنے
شاعر کا انتخاب ہو یا تو خدا کی حمد
یا وہ حبیبِ خالقِ کُل (ﷺ) کی ثنا چُنے
اے دوست! تیرے حسنِ تکلّم کا عندلیب
باغِ مدیحِ طیبہ سے اپنی غذا چُنے
غلطاں ہو بحرِ حُبِّ نبی (ﷺ) میں جو خوش نصیب
موتی اگر چُنے تو وہ پکھراج کا چُنے
جو راہرو ہو راہِ رسولِ کریم (ﷺ) کا
غیرت ہو قوم میں تو اُسے رہنما چُنے
جس کو بھی مغفرت کی سَنَد کا خیال ہو
اپنے لیے وظیفۂ "صَلِّ عَلٰی" چُنے
موضوع لکھنے کے لیے محمودؔ نے فقط
حمدِ خدا و مدحِ حبیبِ خدا (ﷺ) چُنے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لبوں کو جس کے چسکا لگ گیا آقا (ﷺ) کی چوکھٹ کا
نہ لالچ خُلد کا اس کو نہ دوزخ کا رہا کھٹکا
فقط رب سامنے آیا تھا محبوبِ مکرّم (ﷺ) کے
کبھی کھولا نہ تھا پہلے کوئی پٹ اس نے گھونگھٹ کا
سمجھ پایا نہ جو ربّ و حبیبِ رب (ﷺ) کے رشتے کو
وہ بندہ تو حق و باطل کے گویا درمیاں لٹکا
میں جو کچھ مانگتا ہوں مصطفیٰ (ﷺ) سے لے ہی لیتا ہوں
دیالو ہیں بڑے وہ اور میں پکّا بہت ہٹ کا
درودِ پاک پڑھ کر نیند کی وادی کا رُخ کرنا
نبی (ﷺ) دیدار دیں گے پر نہیں یہ کام جھٹ پٹ کا
مجھے لے ہی گئے طیبہ سے جنّت کی طرف قُدسی
بہت کچھ میں نے "نا نا" کی اَڑائے پاؤں سر جھٹکا
پڑھا محمودؔ جس نے کلمۂ توحید بھی آدھا
گرا وہ آسماں سے اور ثمر کے نخل میں اٹکا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں راہ میں تھے سب انبیاءؑ وہ وہاں وہاں سے گزر گئے
کہ برائے قربِ خدا نبی (ﷺ) ہر اک آسماں سے گزر گئے

ملا مصطفیٰ (ﷺ) کو پیامِ رب تو بس ایک پل میں حبیبِ حق
ہوئے یوں رسا سرِ لامکاں کہ زماں مکاں سے گزر گئے

کوئی عرض شہرِ رسول (ﷺ) میں نہ کی ہم نے اپنی زبان سے
یہ کنایے چشمِ خموش کے تھے کہ ہم بیاں سے گزر گئے

انھیں پیار آقا حضور (ﷺ) سے تو خلوصِ مسجد سے تھا اُنھیں
کوئی در پہ حاضر تھے آپ کے کوئی آستاں سے گزر گئے

اُنھیں میرے آقا حضور (ﷺ) سے ملی رہنمائی بہ ہر قدم
وہ جو لوگ پہنچے ہیں چاند تک وہ جو کہکشاں سے گزر گئے

ہوئیں مستنیر وہ منزلیں ہوئے مُستنیر وہ راستے
"وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے وہ جہاں جہاں سے گزر گئے"

ہیں رشیدؔ کیسی محبتیں کہ پہنچ کے شہرِ حضور (ﷺ) میں
ہوئی آپ کی پھر مُراجعت کیوں نہ آپ جاں سے گزر گئے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور معلوم ہوں کیا راز و نیازِ معراج
نازِ معراج تھا ہم دستِ نیازِ معراج

رفعتِ ذکر کا اعلان بھی فرمایا ہے
رب نے بخشا ہے نبی (ﷺ) کو جو فرازِ معراج

ہم کو معلوم ہے صرف اتنا ہی یارو جتنا
کھولا "وَالنَّجم" کی آیات نے رازِ معراج

جو تھی برسوں کی مسافت کہ تھا قرنوں کا سفر
طے ہوئی پل میں وہی راہِ درازِ معراج

فضلِ خالق نے سنایا ہے زمانے بھر کو
قصرِ قَوسَین میں بجتا ہُوا سازِ معراج

ان کو سدرہ ہی پہ رکنا تھا وہیں پر ٹھہرے
کرتے جبریلؑ کہاں تک تگ و تازِ معراج

بخششِ اُمّتِ سرکار (ﷺ) کا وعدہ کر کے
رب نے مومن کو عطا کر دی نمازِ معراج

جس نے محمودؔ دکھائی نہ جھلک موسیٰؑ کو
تھا وہی ربِّ جہاں جلوہ طرازِ معراج

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ سرورِ کونین (ﷺ) کے مظہر دریا
تشنہ فصلوں کے ہُوا کرتے ہیں یاور دریا

اس میں تو پہلے سے ہیں بحر عطاؤں کے کئی
شہرِ آقا (ﷺ) کو گرے منہ بھی تو کیونکر دریا

کم جہاں مدحتِ سرکارِ جہاں (ﷺ) ہوتی ہو
اُس کنارے کو لگا دیتے ہیں ٹھوکر دریا

پاتے ہیں بندوں کو سرکار (ﷺ) کی طاعت سے نُفُور
تو بپھر جاتے، بدل لیتے ہیں تیور دریا

اپنے سرکار (ﷺ) کے اور ان کے صحابہؓ کے لیے
موجزن پیار کا ہے اک مرے اندر دریا

بندۂ سرورِ کونین (ﷺ) تھے فاروقؓ، ان کا
پایا فرمان تو سیدھا ہُوا خود سر دریا

رب کا احسان ہے اک، بارہ ربیعُ الاوّل
تشنہ کاموں کو ہُوا جس میں میسّر دریا

کاہ کی شکل میں ہیں میرے معاصی محمودؔ
جبکہ ہیں اکرام و عنایاتِ پیمبر (ﷺ) دریا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظیم اخلاق رکھا رب نے محبوبِ مکرّم (ﷺ) کا
تھا منظورِ خدا رکھنا بلند آقا (ﷺ) کے پرچم کا

سحابِ لطف و رحمت کا ترشّح آئے گا سر پر
درِ سرور (ﷺ) پہ آوازہ تو پہنچے چشمِ پُرنم کا

رہا نعتِ نبی (ﷺ) انجام میری زندگانی کے
ہر اک لحظے کا، ہر لمحے کا، ہر پل کا، ہر اک دم کا

خُور و نوش اپنی تھی خوش ذائقہ بے حد مدینے میں
کھجوروں کا تھا کھانا اُس جگہ، پینا تھا زمزم کا

نسیمِ شہرِ طیبہ لازماً پہنچے گی گلشن میں
چمک تو عارضِ گل پر دکھائے قطرہ شبنم کا

یہاں سانسیں جو رکھے گا درودِ پاک سے واصل
ہدفِ محشر میں ہو گا وہ نبی (ﷺ) کے لطفِ پیہم کا

نکل کر گمرہی سے آ گیا راہِ ہدایت پر
بدل ڈالا ظہورِ مصطفیٰ (ﷺ) نے چولا عالم کا

بشر کی شکل میں رب نے نبی ﷺ کے نور کو بھیجا
مقدّر اوج پر پہنچا دیا اولادِ آدمؑ کا
نبی ﷺ نے حکم اذنِ باریابی کر دیا جاری
جو دیکھا ہجرِ طیبہ میں مِرے دل پر اثر غم کا
ہمیں جب گود میں لے گی بقیعِ پاک کی مٹی
اثر احباب دیکھیں گے ہمارے عزمِ محکم کا
جونہی آئے قدم محمودؔ آقا ﷺ کے مدینے میں
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو چمکا تو فقط نعتِ پیمبر ﷺ کا ہُنر چمکا
مُقدّر نعت گو کا- جس کے باعث سر بسر چمکا
نظر آنے لگا اُس روشنی میں گنبدِ خضرا
مِرا ذکرِ مدینہ پر جو آبِ چشمِ تر چمکا
مِرے آقا ﷺ سے پہلے' ہر نبی کا مہرِ رخشندہ
بہت چمکا جہاں میں' پر نہایت مختصر چمکا
وہ دل جس میں مدینے کی محبّت جاگزیں پائی
وہاں نقشِ کفِ پائے شہِ ہر بحر و بر ﷺ چمکا
نظر قدمین میں میری جھکی تو اوج کو پایا
کیا جس وقت بھی صُفّہ پہ سجدہ' میرا سر چمکا
فقط اُس کا سبب تھا اِتّباعِ سرورِ عالم ﷺ
کوئی کردار اِس دُنیائے آب و گِل میں گر چمکا
قبالہ رُستگاری کا ملا محشر کے دن ان کو
وہ جن آنکھوں میں اسمِ حضرتِ خیرُ البشر ﷺ چمکا

قُدُومِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کے لمسِ خوش کُن سے
منوّر خُورِ ہُوا، روشن ہوئے انجم، اور قمر چمکا

سنواری آپ نے دُنیا تو کر دی عاقبت اچھی
نبی (ﷺ) کے دم سے استقبال و حالِ ہر بشر چمکا

ہمارے گھر کے کونوں کھدروں میں نورانیت پھیلی
درودِ مصطفیٰ (ﷺ) کی روشنی سے گھر کا گھر چمکا

شبِ معراج نعلینِ پیمبر (ﷺ) کی وساطت سے
"ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا"

نظر جس پر پڑی سرور (ﷺ) کے لطفِ بے نہایت کی
"ستارہ بن کے وہ ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا"

تھے بے عملی کے اندھیارے مگر یادِ نبی (ﷺ) آئی
تو دُنیائے دلِ محمودؔ میں حسنِ سحر چمکا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) کے ہے جو زیرِ عنایات انجمن
خوش دل ہے، خوش نظر ہے، خوش اوقات انجمن

وردِ درودِ سرورِ کونین (ﷺ) کے لیے
سجتی ہے ایک قلب میں دن رات انجمن

دائی ہیں جس میں نعتِ نبی (ﷺ) کے، وہی تو ہے
اک بے نیازِ ارض و سماوات انجمن

دولت غنا کی رکھتا ہے اس کا ہر ایک رکن
پاتی ہے جو حضور (ﷺ) سے خیرات انجمن

ترتیب دیں حضور (ﷺ) کی سیرت کے واقعے
تشکیل دے رہے ہیں جو حضرات انجمن

صورت تھی اس کی نعتیہ شعری نشست کی
ہونٹوں سے لائی قلب تک نغمات انجمن

ہوں ایک سارے اُمتی آقا حضور (ﷺ) کے
دُنیا کو پھر دکھائے کمالات انجمن

محمودؔ چل کے حکمِ رسولِ کریم (ﷺ) پر
پاتی ہے مغفرت کے اشارات انجمن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ (ﷺ) کے اختر پہ ہو گئے کرم جیسے
دور کر گئے مجھ سے سارے رنج و غم جیسے

آج تک کبھی شاید ایسا ہو نہ پایا ہو
میں نبی (ﷺ) کی چوکھٹ پہ سر کروں گا خم جیسے

حمد میں قلم میرا اس طرح سے اُٹھتا ہے
کر رہا ہوں سرور (ﷺ) کے وصف کو رقم جیسے

ایسے گھر کے آتا ہے "ابرِ رحمتِ سرور (ﷺ)
ان کی یاد میں آنکھیں ہو گئی ہوں نم جیسے

جس سے راستے سارے مجھ پہ واضح ہوتے ہیں
ہیں مدینے کے ذرّے اخترِ ارم جیسے

شہرِ ربِّ عالم کو اس طرح مَیں چلتا ہوں
اُٹھ رہا ہو طیبہ کو میرا ہر قدم جیسے

آپ (ﷺ) سے تو پوشیدہ یہ حقیقتیں کب ہیں
ڈھا رہے ہیں صہیونی ہم پہ ہر ستم جیسے

مصطفیٰ (ﷺ) کی رحمت کے ہیں رشیدؔ سایے میں
کامیابی کیوں پاتے لوگ ورنہ ہم جیسے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیتے ہیں جو نبی (ﷺ) سے عقیدت کے پھول اور
ہے اہتمام "فاعلن فعلن فعول" اور

عشقِ مجاز اور ہے اور ہیں عزیزِ من!
عشقِ رسولِ ہر دوسرا (ﷺ) کے اُصول اور

قصرِ دنا میں پھر جسے اُس نے بُلا لیا
بھیجا خدا نے ایسا بھی کوئی رسول اور؟

ہو سابقہ اور لاحقہ جس کا درودِ پاک
ملتا ہے اس دُعا کو تو حُسنِ قبول اور

آتا جو چاہو رب کی نظر میں تو زائرو!
ڈالو سروں پہ طیبۂ اقدس کی دھول اور

ہم اتباعِ سرورِ عالم (ﷺ) سے ہیں نفور
ہم سا بھی ہو گا کوئی ظلوم و جہول اور؟

دینِ رسولِ پاک (ﷺ) پہ دل سے عمل کرو
دُنیا کی خواہشیں کہیں پکڑیں نہ طول اور

تا رعت سے پورے ہوں جو حقوق العباد بھی
کیوں اس پہ رحمتوں کا نہ ہو گا نُزول اور

سرکار (ﷺ) جب رذائلِ اَخلاق سے بچائیں
حسنات کا ہو فردِ عمل میں شُمول اور

کوشش سے حفظِ حرمتِ آقا (ﷺ) کی، دوستو!
اسناد کرنا خُلدِ بریں کی وصول اور

طیبہ کا ویزا ملنے میں تاخیر ہو اگر
محمودؔ کیوں دکھائی نہ دے گا ملول اور

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صرف اک نعت ہی کو ہم نے ہنر جانا ہے
ورنہ ہر شعر کو بے برگ و ثمر جانا ہے

حَبَّذا، الفتِ محبوبِ خدائے عالم (ﷺ)
یہ وہ جذبہ ہے، جسے دل میں اتر جانا ہے

نعت کا شعر کوئی جس میں ہُوا ہے ہم سے
ایسی ہر رات کو تو ہم نے سحر جانا ہے

میں تو چل پڑتا ہوں طیبہ کی طرف کو فوراً
مجھ سے جب پُوچھتے ہیں لوگ، کدھر جانا ہے

کب چلے طیبہ کو ہم بے سروسامانی میں
ہم نے صلواتِ نبی (ﷺ) زادِ سفر جانا ہے

صرف اک جنّتِ سرکار (ﷺ) ہے اپنی خواہش
ورنہ ہر ایک سفر ہم نے سقر جانا ہے

جاتے رہنا ہے ہمیں شہرِ حبیبِ رب (ﷺ) کو
اور آخر کو وہیں جاں سے گزر جانا ہے

یوں رہا کرتے ہو محمودؔ نبی (ﷺ) کے در پر
یہ تو لگتا ہی نہیں، آپ کو گھر جانا ہے

☆☆☆

اخبارِ نعت

سید ہجویرؒ نعت کونسل

۱۔ ۲۰۰۸ کا پہلا (کونسل کا ۲۷واں) ماہانہ حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ ۳ جنوری ۲۰۰۸ (جمعرات) کو لطف بریلوی کے مصرعے

''ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا''

پر چوپال (ناصر باغ) لاہور میں نمازِ مغرب کے بعد ہُوا۔ صدارت محمد ابراہیم عاجز قادری نے کی۔ محمد یونس حسرت امرتسری مہمانِ خصوصی ڈاکٹر کاظم علی کاظم (ایم بی بی ایس) مہمانِ اعزاز اور قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) مہمان شاعر تھے۔ ناظمِ مشاعرہ راجا رشید محمود (چیئرمین ''سید ہجویرؒ نعت کونسل'') نے تلاوتِ قرآن مجید سے تقریب کا آغاز کیا۔

مصرعِ طرح پر شہزاد مجددی' حافظ محمد صادق' محمد ابراہیم عاجز قادری' ضیا نیر اور مدیرِ نعت نے حمدیں پیش کیں۔

لطف بریلوی کی طرح ''عالم' اعظم' پرچم'' قوافی اور ''کا'' ردیف کے ساتھ شہزاد مجددی' محمد حنیف نازش قادری (کاموکی)' تنویر پھول (نیویارک) اور راجا رشید محمود نے نعتیں کہی تھیں۔

''پر' سفر' معتبر'' قوافی اور ''چمکا'' ردیف میں محمد بشیر رزمی' پیرزادہ حمید صابری' بشیر رحمانی' طاہر سلطانی (مدیر ''ارمغانِ حمد'' کراچی)' محمد یونس حسرت امرتسری' ضیا نیر' پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)' حافظ محمد صادق' پروفیسر محمد جعفر قمر سیالوی (فیصل آباد) اور راجا رشید محمود کی نعتیں سامنے آئیں۔

رفیع الدین ذکی قریشی' محمد ابراہیم عاجز قادری' عبدالحمید قیصر' قاری غلام زبیر نازش (مہمان شاعر۔ گوجرانوالا)' تنویر پھول (نیویارک)' صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)' ضیا نیر اور راجا رشید محمود کا غیر مردف نعتیہ کلام سنا گیا۔

رفیع الدین ذکی قریشی کی ایک نعت ''چمکا' مہکا' بھڑکا'' قوافی میں غیر مردف تھی۔

اقبال نازؔ (فیصل آباد) نے نعتیہ سانٹ بھیجا۔

تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند تھی۔

مصرعِ طرح پر گرہوں کی صورت یہ رہی:

لطف بریلوی: پڑا نور قدم جس وقت اس خورشید عالم کا

ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا

حنیف نازش قادری: حضور ﷺ آئے ضیا جگمگایا سارے عالم کا ''ستارہ بن......

حمید صابری: دریچے چرخ نے وا کر دیے نور محمد ﷺ کے ''ستارہ بن......

حافظ محمد صادق: حبیبِ ربِ عالم ﷺ عالمِ خاکی میں جب آئے ''ستارہ بن......

ذکی قریشی: قدم رنجہ جو فرمایا زمیں پر سرورِ دیں ﷺ نے ''ستارہ بن......

غلام زبیر نازش: شہِ لولاک ﷺ نے اپنا قدم جب فرش پر رکھا ''ستارہ بن......

محمد ابراہیم عاجز: شبِ اسرا جو نعلِ پاک سے لپٹا ہُوا تھا وہ ''ستارہ بن......

ریاض احمد قادری: نبی ﷺ گزرے جدھر سے بھی' غبارِ رہگزر چمکا ''ستارہ بن......

جعفر قمر سیالوی: محمد مصطفیٰ ﷺ آئے جہاں' کا ہر نگر چمکا ''ستارہ بن......

عبدالحمید قیصر: سفر میں لامکاں کے' جو نبیؐ کے پاؤں سے چمٹا ''ستارہ بن......

اقبال ناز: شبِ اسرا وہ جب اللہ سے ملنے گئے تو پھر ''ستارہ بن......

شہزاد مجددی: شبِ اسرا تری قدرت کے سب نے معجزے دیکھے ''ستارہ بن......

شبِ معراج نعلین شہِ کونین ﷺ کے صدقے ''ستارہ بن......

ضیا نیر: یہ کس نورِ مبیں کی آمد آمد ہے سرِ بطحا ''ستارہ بن......

ہُوا جب جلوہ گستر چاند طیبہ کا زمانے میں ''ستارہ بن......

شبِ اسرا سرِ عرشِ معلیٰ جب حضورؐ آئے ''ستارہ بن......

زمینِ طیبہ کی ہے یوں روکشِ عرشِ بریں نیر ''ستارہ بن......

محب اللہ نوری: شبِ میلادِ سرور ﷺ نور کا تھا وہ حسیں منظر ''ستارہ بن......

یہ میلادِ پیمبر ﷺ تھا کہ اک جشنِ مسرت تھا ''ستارہ بن......

ہُوا میلادِ آقا ﷺ کا تو دھرتی فخر سے جھومی ''ستارہ بن......

شبِ اسرا گئے جب حق سے ملنے کو مرے آقا ﷺ ''ستارہ بن......

کفِ پائے حبیبِ حق ﷺ کے فیضِ نور کے صدقے ''ستارہ بن......

راجا رشید محمود: زمیں پر کبریا نے جب حبیبِ پاک ﷺ کو بھیجا ''ستارہ بن......

ہُوا جب انعکاس اس پر نبی ﷺ کے نور کا سیدھا ''ستارہ بن......

زمیں پر جب پیمبر کا ہُوا طے حشر تک رہنا ''ستارہ بن......

شبِ معراج نعلینِ پیمبر ﷺ کی وساطت سے ''ستارہ بن......

تنویر پھول:

جونہی آئے قدم محمود آقا ﷺ کے مدینے میں "ستارہ بن......
نگاہِ دل سے دیکھو تم یہ رتبہ دارِ ارقم کا "ستارہ بن......
یہ ہے فیضان صحرائے عرب میں نورِ آقا کا "ستارہ بن......
حرا کے غار سے بدرِ نبوت جب ہُوا ظاہر "ستارہ بن......
نبیؐ کی خاکِ پا اسرا میں سُوئے آسماں پہنچی "ستارہ بن......
چلے نور الہدیٰ بطحا سے اور طیبہ میں جب پہنچے "ستارہ بن......
ہر اک شب گنبدِ خضرا کی تابش کا یہ عالم ہے "ستارہ بن......
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ ان کے ہمراہی "ستارہ بن......
وہی نور الہدیٰ ہیں پھولؔ اپنی ضوفشانی دی "ستارہ بن......
یہ رفعت مل گئی اے پھول تنویرِ شہِ دیںؐ سے "ستارہ بن......

2- ۷ فروری ۲۰۰۸ء (جمعرات) کو چوپال میں کونسل کا ۳۷ واں (ساتویں سال کا دوسرا) ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ بابا ذہین شاہ تاجی رحمۃ اللہ علیہ کا مصرعے

"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حسنِ سیرت کا"

پر صادق جمیل کی صدارت میں ہُوا۔ ڈاکٹر محمد سلطان شاہ (چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونیورسٹی لاہور) مہمانِ خصوصی، ریسرچ سکالر نصیر احمد اور حاجی غلام سرور (قینچی امرسدھو) مہمانانِ اعزاز اور قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) مہمان شاعر تھے۔ مہمان شاعر کے صاحبزادے عزیزِ محترم حافظ محمد حسام خاں (گوجرانوالا) نے تلاوتِ کلامِ خالق و مالک کی سعادت حاصل کی۔ مدیرِ نعت حسبِ معمول ناظمِ مشاعرہ تھے۔

طاہر سلطانی (کراچی)، محمد ابراہیم عاجز قادری، حافظ محمد صادق ضیا نیر اور راجا رشید محمود نے مصرعِ طرح پر حمدیں کہیں۔

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)، قمر وارثی (ناظمِ اعلیٰ "دبستانِ وارثیہ" کراچی)، محمد بشیر رزمی، محمد حنیف نازش قادری (کامونکی)، گوہر ملسیانی (صادق آباد، خانیوال)، رفیع الدین ذکی قریشی، پیرزادہ حمید صابری، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، محمد یونس حسرت امرتسری، بشیر رحمانی، تنویر پھول (نیو یارک)، طاہر سلطانی (کراچی)، فرزند علی شوق ایڈووکیٹ (گوجرانوالا)، عبدالحمید قیصر، ضیا نیر، محمد ابراہیم عاجز قادری، حافظ محمد صادق، اکرم سحر فارانی (کاموکے)، محمد طفیل اعظمی، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، محبت خاں بنگش (کوہاٹ)

اور راجا رشید محمود نے "کا" ردیف اور "سیرت، قدرت، قسمت" قوافی میں نعتیں کہی تھیں۔

تنویر پھول اور راجا رشید محمود کی ایک ایک نعت غیر مردف تھی۔

راجا رشید محمود کی ایک نعت "کے آستانے، جگمگائے" قوافی کے ساتھ "حسنِ سیرت کا" ردیف کے ساتھ سامنے آئی۔

صادق جمیل نے نعت "آئینہ، شیدا، سکہ" اور "تیرے حسنِ سیرت کا" ردیف کے ساتھ کہی تھی۔

راجا صاحب چونکہ ذوق کے اعتبار سے حضور پُرنور ﷺ کے لیے "تو، تیرے، تم، وہ، اس" کے الفاظ استعمال نہیں کرتے اس لیے انھوں نے ایک نعت "ان کے حسنِ سیرت کا" ردیف اور "آئینہ، اندازہ، صدقہ" قوافی کے ساتھ کہی۔

مہمانِ اعزاز نصیر احمد نے جی سی یونیورسٹی لاہور میں ایم فل کے لیے "راجا رشید محمود کی ادبی خدمات" کے عنوان سے مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کی تھی۔ تقریب کے اختتام پر انھوں نے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر محمد سلطان شاہ کی وساطت سے اس مقالے کا ایک نسخہ سی ڈی کے ساتھ راجا صاحب کو پیش کیا۔

شعراے کرام کو "جہانِ حمد" کراچی کے سال بھر کے حمدیہ مصرع ہاے طرح اور "دبستانِ وارثیہ" کراچی کی سال بھر کے مشاعروں کے لیے دی گئی ردیفیں دی گئیں۔ بابا تاجیؒ کے مصرعِ طرح پر گرہوں نے تنوع کی یہ صورت اختیار کی:

بابا ذہین شاہ تاجی: کہاں فطرت کے دامن میں سماتا حسن فطرت کا
بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حسنِ سیرت کا

طارق سلطانپوری: دماغ و دل مرا زنگار خانہ تھا کدورت کا "بھلے کو......"

حنیف نازش: بغیر اس کے نکھرتی کس طرح اعمال کی صورت "بھلے کو......"

گوہر ملسیانی: اسی میں دیکھ لیتے ہیں حقیقی زندگی اپنی "بھلے کو......"
بھٹکتے اہلِ عالم تیرہ و تاریک راہوں میں "بھلے کو......"

ذکی قریشی: نظر آتے نہ تھے اپنے ہمیں چہروں کے خال و خد "بھلے کو......"
ہر اک چہرہ گناہوں سے سیہ کچھ اور ہو جاتا "بھلے کو......"

حمید صابری: بھلے کے دیدہ و دل میں جمالِ کبریا اترا "بھلے کو......"

غلام زبیر نازش: خدا جانے، حیاتِ عاصیاں کیسے بسر ہوتی "بھلے کو......"

یونس حسرت: میں اندھے راستوں پر چل رہا تھا ایک مدت سے "بھلے کو......"
بشیر رحمانی: کوئی صورت نہیں تھی سرورِ دیں ﷺ کے تقرب کی "بھلے کو......"
تنویر پھول: تلاشِ حق میں ہم تھے گئے سلمانؓ فارس کے "بھلے کو......"
ابوذرؓ پہلے کیا تھے اور عمرؓ کا مٹ گیا غصہ "بھلے کو......"
عبدالحمید قیصر: میں گمراہی میں اپنے آپ کو بھی بھول بیٹھا تھا "بھلے کو......"
ضیا نیر: سنوارے خد و خال انساں نے جب سے تجھے دیکھا "بھلے کو......"
محمد ابراہیم عاجز: خدا کا قرب ملتا کیسے ہم عصیاں شعاروں کو "بھلے کو......"
بھلائی اور بُرائی میں نہ تھی تمیز کوئی بھی "بھلے کو......"
خدا کے سامنے جاتے ہوئے شرما رہے تھے ہم "بھلے کو......"
بھٹکتی پھر رہی تھی آدمیت دشتِ ظلمت میں "بھلے کو......"
حافظ محمد صادق: میں ڈانواں ڈول پھرتا تھا، قرار آتا نہ تھا دل کو "بھلے کو......"
اکرم سحر فارانی: بھٹکتا پھر رہا تھا آدمی گمراہ جنگل میں "بھلے کو......"
ریاض احمد قادری: تمنا جب بھی کی دیدار کی، اے آقا و مولا ﷺ "بھلے کو......"
محبت خاں بنگش: بھلا کیا اور ہم کو چاہیے دنیا میں اے بنگش "بھلے کو......"
صادق جمیل: ہمیں پہچان مشکل ہو گئی تھی اپنی صورت کی "بھلے کو......"
راجا رشید محمود: عرب پہلے تو اخلاقی بُرائیوں کے رہے عادی "بھلے کو......"
کبھی مشاطگی دستِ مقدر سے نہ ہو پاتی "بھلے کو......"
وگرنہ ظلمتوں کے قعر میں ہم غرق ہو جاتے "بھلے کو......"

3- ابونعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری کے مصرعے
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
پر کونسل کا ۳۷ واں (ساتویں سال کا تیسرا) ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ جناب محمد اکبر کی کی صدارت میں ہوا۔ خوشا مقدر کہ صاحبِ صدارت طویل عرصے سے حرمِ مکہ میں بجلی کے نظام کے ذمہ دار ہیں۔ مشاعرے کے مہمانِ خصوصی بشیر باوا (شیخوپورہ)، مہمانِ اعزاز پروفیسر محمد عباس مرزا (پرنسپل گورنمنٹ کالج آف کامرس، اقبال ٹاؤن لاہور) اور مہمان شاعر فرزند علی شوق (گوجرانوالا) تھے۔ قاری قرآن محمد ابراہیم عاجز قادری اور ناظمِ مشاعرہ مدیرِ نعت تھے۔

مصرعِ طرح نشتر جالندھری کی ایک نعتیہ نظم سے لیا گیا، جس کے چند اشعار یہ ہیں:

دشمن گواہ صدق و امانت تھے جہاں صلِ علیٰ، حضور ﷺ کی یہ شان، مرحبا
ایفائے عہد، حلم، تواضع، عطا، حیا ، ایثار، عفو، عدل، مساوات، اتقا
تسلیم، ضبطِ نفس، توکل، رضا، غنا رحم، التفات، صبر، قناعت اور وفا

اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ کے یہ آئینہ دار تھے
ان جوہروں پہ آپ کے خادم نثار تھے

حمدیہ دور میں تنویر پھول (نیو یارک)، رفیع الدین ذکی قریشی، شہزاد مجددی، محمد ابراہیم عاجز قادری، ضیا نیر، حافظ محمد صادق اور راجا رشید محمود نے بارگاہِ رب العزت میں ہدیہ عقیدت پیش کیا۔

محبت خاں بنگش نے کوہاٹ سے "حمد و نعت" بھیجی تھی جو ناظمِ مشاعرہ نے پڑھی۔

نعتیہ دور میں محمد بشیر رزمی، شہزاد مجددی، رفیع الدین ذکی قریشی، پیرزادہ حمید صابری، فرزند علی شوق (گوجرانوالا)، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)، بشیر رحمانی، حافظ محمد صادق، تنویر پھول (نیو یارک)، محمد ابراہیم عاجز قادری، محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)، سحر فارانی (کاموکے)، عبدالحمید قیصر، ضیا نیر اور راجا رشید محمود کی غیر مردف نعتیں آقا حضور ﷺ کے دربار گہر بار میں پیش ہوئیں۔

پنجابی کے مشہور شاعر ("حضور ﷺ دیوان داوان بخشو" کے نعت گو اس مجموعۂ نعت کا مقدمہ راجا رشید محمود سے لکھوایا گیا تھا) بشیر باوا (شیخوپورہ) نے "رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا" پر پنجابی میں نعت کہی اور پڑھی۔

تنویر پھول کی ایک نعت گرہ بند تھی:

"ادب، رب، سب" قوافی اور "وفا" ردیف میں تنویر پھول اور راجا رشید محمود نے طبع آزمائی کی۔

راجا رشید محمود نے "قناعت، علامت، شریعت" قوافی اور "ادب وفا" ردیف میں بھی ایک نعت کہی تھی۔

نشتر جالندھری کی ہم زبانی نے یہ رنگ پیدا کیے:

شہزاد مجددی: یہ دین ہے خدا کی، وہ شہزاد جس کو دے رحم التفات......
یہ نعمتیں ہیں سرورِ کونین ﷺ کی عطا رحم التفات......
ذکی قریشی: یا رب! مجھے عطا ہوں یہ ذرہائے بے بہا رحم التفات......

تعلیمِ مصطفیٰ ﷺ سے رہے سامنے سدا — رحمِ التفات......

حافظ محمد صادق: اوصاف کیا حسیں کیے اللہ نے عطا — رحمِ التفات......
گوشے نبی ﷺ کے خلق کے کیسے ہیں جاں فزا — رحمِ التفات......

محمد ابراہیم عاجز: یارب! عطا ہوں مجھ کو یہ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ — رحمِ التفات......
یہ سیرتِ رسول ﷺ کے عنواں ہیں بے گماں — رحمِ التفات......

ضیا نیر: کردے عطا اے رب! ہمیں اپنی جناب سے — رحمِ التفات......
سرکارِ دو جہاں کی ہیں سیرت کے یہ نقوش — رحمِ التفات......

محبت خاں بخش: یارب! ترے حبیب ﷺ نے ہم کو سکھا دیا — رحمِ التفات......

محمد بشیر رزمی: ہر عاشقِ رسول ﷺ میں ہر رنگ دیکھنا — رحمِ التفات......

ریاض احمد قادری: پائیں درِ حضور ﷺ سے کیا کیا ہیں نعمتیں — رحمِ التفات......

بشیر رحمانی: حاصل ہے میری ذات کو بزمِ شعور میں — رحمِ التفات......

عبدالحمید قیصر: خاصہ ہے اُن ﷺ کی ذات کا لطف و کرم عطا — رحمِ التفات......

تنویر پھول: تو نے نبی ﷺ کی ذات میں دیں ساری خوبیاں — رحمِ التفات......
کیا کیا صفات آپ کی سیرت میں ہیں شہا ﷺ — رحمِ التفات......
آپ ﷺ آئے' ان صفات کو معراج بخش دی — رحمِ التفات......
اُمت کو اپنی درس یہ سرکار ﷺ نے دیا — رحمِ التفات......
طائف ہو' فتحِ مکہ یا خندق کا معرکہ — رحمِ التفات......
فرقہ پرستی چھوڑ دے بس ان پہ کر عمل — رحمِ التفات......
یارانِ مصطفیٰ ﷺ کا وتیرہ تھا عمر بھر — رحمِ التفات......
بنتِ حلیمہؓ' شیماؓ بھی اس کی ہوئیں گواہ — رحمِ التفات......
حاتم کی بیٹی سے بھی تھا ہمشیر سا سلوک — رحمِ التفات......
لائے قصیدہ' دیکھا یہ ابنِ زہیرؓ نے — رحمِ التفات......
یکجا ہو اُن ﷺ کے نام پہ اپنا لے یہ صفات — رحمِ التفات......
اے پھول! باغِ زیست میں لائیں گے یہ بہار — رحمِ التفات......

راجا رشید محمود: بندے کو سب ہے ربِ جہاں کا دیا ہُوا — رحمِ التفات......
کیا کیا نہ ہم کو سرورِ دیں ﷺ نے سکھا دیا — رحمِ التفات......

سرور ﷺ نے جس پہ زور دیا ہے' وہ ہیں صفات — رحمِ التفات......
ہیں مجملاً اطاعتِ سرور ﷺ کے سبھی نکات — رحمِ التفات......

بشیر باوا: اُمتِ رسول پاک دی افضل ہے سبھے طراں — رحمِ التفات......

3- سید ہجویر نعت کونسل کا ساتویں سال کا چوتھا ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ ۳۰۔ اپریل کو محشر رسول نگری کے درج ذیل مصرع پر ہوا:

''شعور عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''

پروفیسر محمد عباس مرزا صاحب صدارت' بشیر رحمانی مہمانِ خصوصی' محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن) مہمان شاعر' محمد ابراہیم عاجز قادری قاری قرآن اور راجا رشید محمود ناظمِ مشاعرہ تھے۔

رفیع الدین ذکی قریشی' تنویر پھول (نیویارک' امریکا)' بشیر رحمانی' محمد ابراہیم عاجز قادری اور راجا رشید محمود نے مصرعِ طرح پر حمدِ قدوس و کریم جل وعلا کہنے کی سعادت حاصل کی۔

تنویر پھول' بشیر باوا (شیخوپورہ۔ پنجابی طرحی نعت) اور راجا رشید محمود نے غیر مردف نعتیں کہیں۔

پروفیسر محمد عباس مرزا' بشیر رحمانی' منشا قصوری' رفیع الدین ذکی قریشی' محمد یونس حسرت امرتسری' محمد ابراہیم عاجز قادری' محمد طفیل اعظمی' محمد علی طاہر' محمد اسلام شاہ اور راجا رشید محمود نے ''زمیں' یقیں' اولیں'' قوافی اور ''سے ملا'' ردیف میں نعتیں کہیں اور مشاعرے میں خود پڑھیں۔

اس ردیف قافیے میں کہی گئی پروفیسر عذرا شوذب (ملتان) کی نعت محمد ابراہیم عاجز قادری نے' قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) کی نعت اظہر محمود نے' محمد بشیر رزمی کی نعت محمد طفیل اعظمی نے' محمد اکرم سحر فارانی (گوجرانوالا) کی نعت بشیر رحمانی نے اور عبدالقیوم خاں طارق سلطانپوری (حسن ابدال)' گوہر ملسیانی (خانیوال)' تنویر پھول (نیویارک)' پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)' حافظ محمد صادق اور عبدالحمید قیصر کی نعتیں ناظمِ مشاعرہ راجا رشید محمود نے پڑھیں۔ فرزند علی شوق کی نعت مشاعرے کے بعد ڈاک سے ملی۔

راجا رشید محمود کی ایک نعت ''معتبر' ز' کر' در'' قوافی اور ''زمیں سے ملا'' ردیف میں اور ایک ''شعور' نور' صبور'' قوافی اور ''عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا'' ردیف میں تھی۔

گرہوں نے رنگارنگی کی یہ کیفیت پیدا کی:

محشر رسول نگری: شعور عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

دوا بھی، درد بھی، جو کچھ ملا، یہیں سے ملا

طارق سلطانپوری: کہا درست ہے محشر رسول نگری کا ""شعور عشق......

گوہر ملسیانی: ملا ہے نور ہدایت اگرچہ بطحا سے ""شعور عشق......

عذرا شوب: دیارِ شوق میں پایا ادب درود و ثنا ""شعور عشق......

حافظ محمد صادق: ہر ایک لب پہ رواں ہیں درود کے نغمے ""شعور عشق......

ذکی قریشی: الٰہی! یہ بھی تو احساں ہے تیرا ہی جو ہمیں ""شعور عشق......

تلاش پر بھی کہیں سے نہ مل سکا یہ مگر ""شعور عشق......

محمد ابراہیم عاجز: جسے نصیب ہوا، برملا یہ کہتا ہے ""شعور عشق......

اویسؓ و جامیؒ سے پوچھیں تو وہ کہیں گے یہی ""شعور عشق......

نبی ﷺ کے سارے ہی عاشق ہیں متفق اس پر ""شعور عشق......

ملا ہے عشق پیمبر ﷺ خمیر اس کا یوں ""شعور عشق......

بشیر رحمانی: نہ فاضلیں سے ملا ہے، نہ عاقلیں سے ملا ""شعور عشق......

فدا قصوری: نہ عاملیں سے ملا ہے، نہ کاملیں سے ملا ""شعور عشق......

طفیل اعظمی: مرے جنوں کو سکوں جو ملا، وہیں سے ملا ""شعور عشق......

عبدالحمید قیصر: ملا سلیقہ محبت کا تو وہیں سے ملا ""شعور عشق......

محمد علی طاہر: جفا شعار مرے ذہن و دل کو اے طاہر ""شعور عشق......

ریاض احمد قادری: پتا خدا کا ہمیں ہے فقط وہیں سے ملا ""شعور عشق......

تنویر پھول: سکون کعبے میں اس جان آفریں سے ملا ""شعور عشق......

ہے بے مثال اویسؓ و بلالؓ کا جذبہ ""شعور عشق......

رواں حجاز کی جانب تھا رہرو خستہ ""شعور عشق......

جو پہنچے کعبے کے در پر تو چشم و دل پگھلے ""شعور عشق......

فراق شاہ ﷺ میں روتا تھا روح کا طائر ""شعور عشق......

رہا نہ دل کو مرے ہوش آبلہ پائی ""شعور عشق......

شراب حُبِّ نبی ﷺ پی کے ہو گیا بے خود ""شعور عشق......

ضیبؔ ان پہ فدا ہو گئے دل و جاں سے ""شعور عشق......

مکاں کی قید سے آگے رسائی اس کی ہے ""شعور عشق......

شگفتہ پھول ہوا از بہارِ حُبِّ رسول ﷺ ""شعور عشق......

غلام زبیر نازش: ""شعور عشق...... سراغ حسن دو مرسلِ امیں ﷺ سے ملا

یونس حسرت: ""شعور عشق...... کہ جو بھی مرتبہ مجھ کو ملا، یہیں سے ملا

محمد اسلام شاہ: ""شعور عشق...... خدا یہیں سے ملا، مصطفی ﷺ یہیں سے ملا

راجا رشید محمود: ""شعور عشق...... سرور عشق مدینے سرزمیں سے ملا

ملی رسول مکرم ﷺ سے معرفت رب کی ""شعور عشق......

بشیر باوا: میں تاں حبیبؐ دے ناں دا ہیش کرناں چلہ ""شعور عشق......

4- سید ہجویر نعت کونسل کے زیر اہتمام جامع مسجد داتا دربار میں ۲۳ فروری ۲۰۰۸ (ہفتہ) کو نمازِ عشا کے بعد سالانہ ""مشاعرۂ منقبت"" ہُوا۔ صدارت صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (سجادہ نشین بصیر پور شریف/ مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور/ مدیر اعلیٰ ماہنامہ ""نور الحبیب"" بصیر پور) نے کی۔ محمد ارشد اچھی (فیصل آباد) اور محمد اشفاق بھٹی مدنی (بوریوالا) مہمانانِ خصوصی تھے۔ قاری سید نوید قمر نے تلاوتِ قرآن مجید کی اور محمد اشفاق بھٹی مدنی (مہمان خصوصی) اور محمد ارشد قادری نے نعت خوانی کی سعادت حاصل کی۔ جن شعرائے محترم نے حضرت سید علی بن عثمان ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

طارق سلطانپوری (حسن ابدال)، پروفیسر افضال احمد انور (فیصل آباد)، غضنفر جاوید چشتی (گجرات)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، بشیر باوا (شیخوپورہ)، رفیع الدین ذکی قریشی، صادق جمیل، شہزاد مجددی، پیرزادہ حمید صابری، واجد امیر واجد، انوار قمر، اقبال دیوانہ، امین خیال، محمد ابراہیم عاجز قادری، محمد اسلم سعیدی ضیا نیر۔

کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمود میزبان/ ناظم مشاعرہ تھے۔ انھوں نے داتا صاحب کے حوالے سے ایک حمد، اسی حوالے سے ایک نعت اور پھر منقبت بھی پیش کی۔

مشاعرے کا اہتمام محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب نے کیا تھا۔ محکمے کے ڈپٹی ڈائریکٹر پروفیسر عبدالحمید نے ناظم مشاعرہ کی معاونت کی۔

متفرقات:

1- مکہ مکرمہ کے باسی/ حرم کعبہ میں خدمت انجام دینے والے محترم محمد اکبر کی ۷ فروری ۲۰۰۸ کو ماہنامہ ""نعت"" کے دفتر میں تشریف لائے۔

2- بارہ صفر المظفر شروع ہوتے ہی ۱۹۔ فروری کو نمازِ مغرب کے بعد ایوانِ درود و سلام

کے زیرِ اہتمام بارھویں کا حلقۂ درود پاک محمد ارشد خاں کے ہاں فرینڈز کالونی، مسن آباد میں قائم ہُوا۔ حضارِ کرام نے خاموشی سے پہلے درود شریف پڑھا۔ پھر سید فیضان رشید نے تلاوت اور عثمان شبیر نے نعت پڑھی۔ رفیع الدین ذکی قریشی اور راجا رشید محمود نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔

3- عرس داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی تقریبات میں ۲۷۔ فروری کو صبح دس بجے مدیرِ نعت نے منقبت پڑھی۔

4- کنزالایمان سوسائٹی کے زیرِ اہتمام ۳ مارچ کو جامع مسجد عکسِ گنبدِ خضرا اپر مال لاہور میں منعقدہ امام احمد رضا کانفرنس میں راجا صاحب نے منقبت پڑھی۔

5- ۴ مارچ ۲۰۰۲ کو مدیرِ نعت کی بیگم واصل بحق ہوئی تھیں۔ اس حوالے سے ۴ مارچ ۲۰۰۸ کو ان کے ہاں ایک یادگاری تقریب ہوئی۔

6- ۵ مارچ کو ریڈیو پاکستان کے ملکۂ ترنم نور جہاں ہال میں سالانہ صوبائی مقابلۂ نعت ہوا جس میں مدیرِ نعت راجا رشید محمود منصفِ اعلیٰ تھے۔ ان کے ساتھ دوسرے جج ڈاکٹر طارق محمود جرال (گوجرانوالا) اور سید شہوار حیدر تھے۔ ناظر کاظمی اور پروفیسر اعجاز احمد نے کمپیئرنگ کی۔ ہر سال اس مقابلے کے لیے ۱۵ سال سے کم عمر بچے اور بچیاں اور ۱۵ سے ۲۵ سال کے حضرات و خواتین کے درمیان مقابلے کے چار ادوار ہوتے ہیں جس میں صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع سے منتخب ہو کر آنے والے بچے اور بچیاں حصہ لیتے ہیں۔ یہاں سے کامیاب ہونے والے نعت خواں اسلام آباد میں فائنل مقابلے میں حصہ لیتے ہیں۔ ۶ ربیع الاول کو یہ مقابلہ پی ٹی وی سے ٹیلی کاسٹ ہوا جس کے پروڈیوسر کرامت مغل تھے۔ ریڈیو پاکستان کے پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمن تھے۔

7- ۶۔ مارچ کو ہمدرد نونہال اسمبلی کا اجلاس وقت کی پابندی کے ساتھ ٹھیک دس بجے شروع ہوا۔ موضوع تھا ''اسوۂ حسنہ: تحمل، برداشت اور درگزر''۔ اسمبلی کے مہمانِ خصوصی راجا رشید محمود تھے جنھوں نے موضوع پر گفتگو کی۔ لاہور کالجز کیمپس اسلام پورہ کی بشریٰ عثمان اسمبلی کی سپیکر تھیں ان کی کارکردگی لائقِ تحسین تھی۔ تقاریر میں فرید احمد مصطفائی نے متاثر کیا۔ اسمبلی میں کالجز کیمپس کی ہمہ پہلو کارکردگی اطمینان بخش تھی۔

8- پی ٹی وی کے پروڈیوسر محمود عالی نے ۷۔ مارچ کو ۲۵ منٹ دورانیہ کا ایک مذاکرہ ریکارڈ کیا، موضوع تھا ''غیر مسلم ثنا گویانِ رسول ﷺ''۔ راجا رشید محمود اور ڈاکٹر شبیہ الحسن نے گفتگو کی، نورین امانت نے کمپیئرنگ کی۔ راجا صاحب نے غیر مسلموں کی نعت گوئی پر بات چیت کی۔ یہ

مذاکرہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ/ ۲۱۔ مارچ ۲۰۰۸ کو ٹیلی کاسٹ ہوا۔

9- مجلسِ اُردو کا مشاعرۂ حمد و نعت ۹ مارچ (اتوار) کو گیارہ بجے چوپال میں ہُوا۔ صدارت راجا رشید محمود نے کی۔ ارشد فارانی، ذکی قریشی، عباس مرزا، خالد شفیق (میزبان)، ابراہیم عاجز قادری، اقبال دیوانہ، ضیا نیر، محمد اسلام شاد، ہمایوں پرویز شاہد اور دیگر شعرا نے کلام پیش کیا۔ مدیرِ نعت نے سب سے پہلے حمد اور آخر میں نعت پڑھی۔

10- پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے ملازمین کی طرف سے ہر سال ربیع الاول شریف کے پہلے پیر کو جشنِ میلاد کے حوالے سے تقریب ہوتی ہے۔ یہ تقریب راجا رشید محمود نے شروع کی تھی۔ امسال یکم ربیع الاول (۱۰ مارچ) کو محفل میں تلاوت اور نعت خوانی کے بعد ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی (فیصل آباد) نے خطاب کیا۔ راجا صاحب نے حسبِ معمول نعت پڑھی۔

11- ۱۴۔ مارچ کو ''حضور ﷺ بحیثیت پیامبرِ امن'' کے موضوع پر ایک مذاکرے میں راجا رشید محمود، پروفیسر افتخار احمد خاں اور مخدوم محمد غوث (احمد پور شرقیہ) نے حصہ لیا۔ اختر عباس کمپیئر اور افتخار مجاز پروڈیوسر تھے۔ یہ مذاکرہ ۲۰۔ مارچ کو رات ساڑھے گیارہ بجے پی ٹی وی سے نشر ہوا۔ یہ رات دراصل ۱۲ ربیع الاول کی رات تھی۔

12- ادراک کے زیرِ اہتمام ۱۴ مارچ کو ادبی بیٹھک الحمرا لاہور میں نعتیہ مشاعرہ ہُوا۔ شہزاد مجددی صدر، پروفیسر سعد اللہ شاہ اور اشرف جاوید مہمانِ خصوصی تھے۔ مدیرِ نعت نے بھی شرکت کی۔ بہت سے شعرا نے کلام سنایا۔

13- حسبِ روایت ۱۲ ربیع الاول (۲۱ مارچ) کو صبح آٹھ بجے فیاض حسین چشتی نظامی کے ہاں، وفاقی کالونی میں ''جشنِ ظہورِ مصطفیٰ ﷺ'' منایا گیا۔ سید محمد رضا زیدی نے نعتیں پڑھیں۔ راجا رشید محمود نے گفتگو کی۔

14- ۱۴ ربیع الاول (۲۳ مارچ۔ یومِ پاکستان) کو غلام احمد قادری مدنی اہل و عیال سمیت مدیرِ نعت کے غریب خانے پر تشریف لائے۔

15- ۲۴ مارچ کو جی سی یونیورسٹی لاہور کے بخاری آڈیٹوریم میں تعلیمی اداروں کے طلبہ و طالبات میں مقابلۂ نعت خوانی اور مقابلۂ حسنِ قراءت ہوا۔ چیف جج راجا رشید محمود تھے۔ ان کے ساتھ پروفیسر حافظ محمد نعیم اور ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس کرسیِ انصاف پر متمکن تھے۔ تقریب کی صدارت ڈاکٹر سرفراز خالد نے کی۔ اول، دوم، سوم آنے والوں کو انعام دیے گئے۔ مہمانِ خصوصی / منصفِ اعلیٰ (راجا رشید محمود) کو ڈاکٹر محمد سلطان شاہ اور پروفیسر خان محمد چاولہ نے شیلڈ دی۔

16- ۲۹ مارچ کو میاں محمد انور مدنی کی خانہ آبادی میں شرکت کے لیے مدیرِ نعت اپنے صاحبزادہ اظہر محمود کے ہمراہ بوریوالا گئے۔

17- یکم اپریل کو ریڈیو پاکستان لاہور کے پروگرام "صراطِ مستقیم" کے لیے راجا صاحب کی تقریر "حضرت ابورافع: خادمِ رسول ﷺ" ریکارڈ کی گئی۔ یہ تقریر ۶۔اپریل (۲۸۔ربیع الاول) کو نشر ہوئی۔ حافظ حفظ الرحمٰن اور فرخ وحید پروڈیوسر تھے۔

18- تحریک انجمن تحفظِ اسلام کا سیرت النبی ﷺ کا سالانہ جلسہ ۲۹ ربیع الاول/۶۔اپریل کو تحریک کے دفتر بابا فرید روڈ میں ہوا جس میں جسٹس میاں نذیر اختر، پروفیسر حافظ خالد محمود، پروفیسر حافظ محمد عظمت، پروفیسر حافظ اعتبار احمد خاں اور راجا رشید محمود نے مجوزہ موضوعات پر تقریریں کیں۔ راجا صاحب کے خطاب کا عنوان تھا "حضورِ اکرم ﷺ بحیثیت داعیِ اسلام"۔ محفل ساڑھے آٹھ بجے صبح سے نمازِ ظہر تک جاری رہی۔

19- ۶۔اپریل (اتوار) کو نمازِ مغرب کے بعد بہبودِ انسانیت کمیٹی کا سالانہ اجلاس ساہو واڑی روڈ پر ہوا۔ کمیٹی کے سیکرٹری محمد اشرف نے کارکردگی کی رپورٹ پیش کی اور مہمانِ خصوصی راجا رشید محمود نے گفتگو کی۔ کمیٹی کے صدر محمد رفیع نے کھانے کا اہتمام کیا تھا۔

20- مجلسِ اُردو کا ماہانہ مشاعرہ ۱۳ مئی کو چوپال میں بشیر باوا (شیخوپورہ) کی صدارت میں ہوا۔ راجا رشید محمود، پروفیسر جعفر بلوچ، ارشد فارانی، پروفیسر عباس مرزا، بشیر متین، فطرت، اقبال دیوانہ، سالار مسعودی، خالد شفیق (میزبان)، محمد اسلام شاہ، مطلوب احمد مطلوب، محمد علی طاہر اور ہمایوں پرویز شاہد (ناظمِ مشاعرہ) نے حمد، نعت، غزل پر مشتمل کلام پڑھا۔

21- ۱۱ ربیع الثانی ختم ہوتے ہی ۱۸۔اپریل کو نمازِ مغرب کے بعد ایوانِ درود و سلام کا بارھویں کا ماہانہ حلقۂ درود پاک محمد عبدالخالق کے ہاں فرینڈز کالونی، حسن آباد میں ہوا۔ سید فیضان رشید نے تلاوت کی، عثمان شبیر چوہان نے قصیدہ بُردہ شریف پڑھا۔ رفیع الدین ذکی قریشی نے ترنم سے اپنی نعت سنائی۔ مدیرِ نعت سے ایک حمد اور چھے نعتیں سُنی گئیں۔ علامہ عطا محمد گولڑوی نے خطاب کیا۔

☆☆☆☆☆

گُل ہائے تحسین و تبریک

بخدمت "شاعرِ نعت" مکرمی راجا رشید محمود صاحب، ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

بہ مناسبتِ تحریر و پیش کش مقالہ بعنوان "راجا رشید محمود کی ادبی خدمات"

مقالہ نگار: نصیر احمد صاحب، طالبِ علم ایم فل، شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی لاہور

سالِ تحریر و پیش کش: ۲۰۰۸ء

۱۴۲۹ھ

"ادبِ محمد ﷺ راجا رشید محمود کی ادبی خدمات" ۲۰۰۸ء

"مجسمۂ خدمتِ نعتِ رسول ﷺ" ۲۰۰۸ء

اعتراف حُسنِ حقیقتِ نعوت" ۲۰۰۸ء

"فروغِ انجمنِ حمد و نعت" ۲۰۰۸ء

"تحریکِ ثنائے مصطفیٰ ﷺ" ۱۴۲۹ھ

"تذکرۂ اہلِ نیاز" ۱۴۲۹ھ

"نظارۂ نُور رحابہ" ۱۴۲۹ھ

←

قطعاتِ تاریخ

ہو رہی ہے داد و تحسین اُس کی خوب — ہے زمانہ قدر آگاہِ رشید
خوش دلی سے کر رہے ہیں حق شناس — ''اعتراف مسندِ جاہِ رشید''
۹ ۲ ۴ ۱ ھ

اس کو بخشا ہے دوام اللہ نے — ہو نہیں سکتی کبھی تعطیلِ نعت
کون ہے اُن کا حقیقت آشنا — کوئی کر سکتا نہیں تکمیلِ نعت

اُس کو مدحت کی سعادت کی عطا — دی خدائے پاک نے تفضیلِ نعت
ہے مبارک اس کا دل اُس کا دماغ — جس پہ ہے شام و سحر تنزیلِ نعت
درجنوں اس نے کتب تحریر کیں — اس کی حیرت خیز ہے تفصیلِ نعت

اس نمایاں کام کی تاریخ خوب
''واہ'' سے ہے ''تابشِ قندیلِ نعت''
۱۲ + ۷ ۱ ۴ ۱ = ۱۴۲۹ھ

منجانب: ''نعت گسترِ مصطفیٰ'' (۱۴۲۹ھ)
محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

سید ہجویرؒ نعت کونسل

کے حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرے

معزز شعرائے نعت اور دیگر محبانِ نعت کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ
مئی کا مشاعرہ تو یکم مئی ۲۰۰۸ء (جمعرات) کو ہوگا
لیکن
جون ۲۰۰۸ سے مشاعرے جمعرات کے بجائے
ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ کے دن
چوپال (ناصر باغ) لاہور میں ہُوا کریں گے

یکم مئی	جمعرات	بعد نمازِ مغرب
۷ جون	ہفتہ	"
۵ جولائی	ہفتہ	"
۲۔ اگست	ہفتہ	"
۶ ستمبر	ہفتہ	"
۴۔ اکتوبر	ہفتہ	"
یکم نومبر	ہفتہ	"
۶ دسمبر	ہفتہ	"

Monthly
"NAAT"
Lahore
LRL 157